قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں
12/-
علم اور علماء
تصنیف لطیف
حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی
ناشر
مرکزی مجلس امام اعظم
رجسٹرڈ

قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں
علم اور علماء
تصنیف لطیف
حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی
ناشر
مرکزی مجلس امام اعظم

سلسلہ مطبوعات نمبر ۴۵

بانی و سرپرست : علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری مظہری

نام کتاب : ـــــــ علم اور علماء

نام مصنف : ـــــــ حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی دامت برکاتہم العالیہ

تعداد ـــــــ ایک ہزار (۱۰۰)

اشاعت بار اوّل ـــــــ ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء

مطبع ـــــــ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ناشر ـــــــ مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ لاہور چھاؤنی

قیمت : ـــــــ دعائے خیر بحق اراکین و معاونین

نوٹ : اراکین کے علاوہ دوسرے حضرات ۱/۲ ۱ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں۔

ـــــــ رابطے کا پتا ـــــــ

مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ

پرویز الیکٹرک سٹور کوڑے چوک کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

انتساب

والد گرامی جان محمد مرحوم کے نام جنہیں علم دین اتنا زیادہ عزیز تھا کہ اپنے بڑھاپے میں مجھ اکلوتے بیٹے کو دور دراز مقام پر علم حاصل کرنے کے لئے جانے کی اجازت دی۔ اور مرض الموت میں اپنی حالت سے گھر والوں کو مجھے مطلع کرنے سے منع کیا تاکہ تعلیم کا نقصان نہ ہو۔ مگر میری دستار بندی سے آٹھ ماہ بیشتر مجھے عالم دین دیکھنے کی تمنا لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔

خدائے عزوجل ان کی قبر پر رحمت و نور کی بارش فرماتا رہے اور قیامت کے دن سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

یہ مجموعہ مندرجہ ذیل کتابوں کے حوالوں سے مزیّن ہے

نمبر شمار	نام کتب	اسمائے مصنفین	سنہ وفات
۱	قرآن مجید	منزل من اللہ۔ ابتدائے نزول ۶۱۰ء انتہائے نزول ۶۳۲ء	
۲	بخاری شریف	ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرہٗ	۲۵۶ھ
۳	مسلم شریف	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری قدس سرہٗ	۲۶۱ "
۴	ابوداؤد شریف	ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ	۲۷۵ "
۵	مشکوٰۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی قدس سرہٗ	۷۴۰ "
۶	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی برہان پوری قدس سرہٗ	۹۷۵ "
۷	فتح الباری	حضرت علامہ ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی قدس سرہٗ	۸۵۲ "
۸	مرقاۃ	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہٗ	۱۰۱۴ "
۹	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہٗ	۱۰۵۲ "
۱۰	تفسیر کبیر	امام محمد فخر الدین رازی قدس سرہٗ	۶۰۶ "
۱۱	تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی قدس سرہٗ	۷۲۵ "
۱۲	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین بن مسعود فرّاء بغوی قدس سرہٗ	۵۱۶ "
۱۳	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہٗ	۱۰۱۴ "
۱۴	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ	۱۳۴۰ "
۱۵	بہار شریعت	ابوالعلا صدر الشریعہ محمد امجد علی قدس سرہٗ	۱۳۶۷ "
۱۶	غنیۃ الطالبین	غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ	۵۶۱ "
۱۷	کیمیائے سعادت	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہٗ	۵۰۵ "
۱۸	التعریفات	سید شریف جرجانی قدس سرہٗ	۸۱۶ "

فہرستِ مضامین

نگاہِ اولیں

اسلام کا دار و مدار اور اس کی ساری رونق علم دین ہی سے ہے مگر عام لوگ اس کی اہمیت سے بہت کم واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ ان میں کے اکثر عالموں سے تعلق نہیں رکھتے، ان سے دور بھاگتے بلکہ ان میں سے بعض تو بلا وجہ عالم دین سے بغض و عناد رکھتے ہیں اور انکی توہین کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔ اسلئے ہم نے علم دین طالب علم اور علماء و فقہا کی فضیلت پر قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سے یہ مجموعہ تیار کر دیا تاکہ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک جو ان کا درجہ ہے اس سے عام لوگ بھی آگاہ ہو جائیں اور ان سے استفادہ کر کے اپنے ایمان و عمل کو سنواریں۔

ساتھ ہی اس کتاب میں ان سوالوں کے جوابات بھی ملیں گے کہ حقیقت میں عالمِ دین کون ہے؟ کیا صرف پڑھنے اور سند پانے سے عالم ہو جاتا ہے یا اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ کون سند یافتہ عالم جاہل محض سے بدتر ہے؟ وہ کونسا عالم ہے جس پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا؟ وہ کونسے نام نہاد علماء ہیں جو بدترین مخلوق ہیں؟ کونسی چیز علماء کے دلوں سے علم کو نکال دیتی ہے؟ عالم حق گوئی کیوں نہیں کرتا؟ کب عالم کو برا کہنا کفر ہے؟ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ علم الفتویٰ کیسے حاصل ہوتا ہے؟ کون عالم فقہ کے دروازہ میں داخل نہیں ہوتا؟ اور علم کی بغل میں شیطان نے کس چیز کا جھنڈا گاڑا ہے؟

دعا ہے کہ خدائے عز و جل سب لوگوں کو اس کتاب سے پورے طور پر مستفید ہونے کی توفیق رفیق بخشے اور اسے میرے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

۲۵ رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

۷۸۶

لَکَ الْحَمْدُ یَا اللّٰہ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

علم دین جو قرآن مجید اور حدیث شریف سے تعلق رکھتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جس پر قرآن و حدیث کے سمجھنے کا دار و مدار ہے جیسے لغت، نحو اور صرف وغیرہ کا علم۔ دوسرے وہ جو عقیدے، عمل اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے علاوہ ایک علم اور ہے جو ایک نور ہے اس سے خدائے تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس کو علم حقیقت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں جس علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ حسب درجہ علم کی ان تمام قسموں کو شامل ہے۔ (ماخوذ اشعۃ اللمعات)

علم کی فضیلت

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے (پ۱۶ ع ۱۴)

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں

کہ اس آیت کریمہ سے علم کی فضیلت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم کے علاوہ کسی دوسری چیز کی زیادتی کے طلب کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد اول صفہ ۱۳۱)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ۔ رواہ ابوالشیخ

علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبا ہے۔ (کنزالعمال ج۱۰ صہ ۷۶)

۳۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَۃِ

رواہ ابوالشیخ

علم عبادت سے بہتر ہے۔

(کنزالعمال ج۱۰ صہ ۷۶)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ خَیْرٌ مِّنْ اِحْیَائِھَا۔

رات میں ایک گھڑی علم کا پڑھنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔

(مشکوٰۃ صہ ۳۶)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ایک گھنٹہ آپس میں علم کی تکرار کرنا،

استاد سے پڑھنا، شاگرد کو پڑھانا، کتاب تصنیف کرنا یا ان کا مطالعہ کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ صـ۲۵۱)

۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

فَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَیْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَةٍ وَمَلَاكُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ۔

علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی اصل پرہیزگاری ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۳۶)

یعنی علم کی زیادتی اگرچہ تھوڑی ہو عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اگرچہ زیادہ ہو (اشعۃ اللمعات ج ۱ صـ۱۷۲) اور دین کی درستگی حرام اور شبہہ حرام سے بچنے میں ہے جیسے کہ دین کا فساد لالچ میں ہے (مرقاۃ ج ۱ صـ۲۵۱)

۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰیَةٌ مُّحْکَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِیْضَةٌ عَادِلَةٌ۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ

علم تین ہیں۔ ثابت آیت، مضبوط حدیث اور تیسرے فریضۂ عادلہ یعنی اجماع وقیاس (مشکوٰۃ صـ۳۵)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ دین اور شریعت کے

اصول کے علم چار ہیں قرآن مجید، حدیث شریف، اجماع اور قیاس۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۶۷)

۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ۔ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا۔ رواہ البخاری

دو چیزوں کے سوا کسی میں حسد جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے دین کا علم عطا فرمایا تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے (بخاری ج ۱ ص ۱۷)

یہ آرزو کرنا کہ کسی کی نعمت یا فضیلت اس کی بجائے مجھ کو مل جائے اسے حسد کہتے ہیں اور حسد کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ

اَلْحَسَدُ یَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

یعنی حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۳۱۶) اور اس حدیث شریف میں جو بظاہر دو چیزوں میں حسد کرنے کو جائز بتایا گیا اس کا مطلب ہے رشک و آرزو۔ حدیث شریف کا

خلاصہ یہ ہے کہ لوگ طرح طرح کی آرزو کرتے ہیں لیکن آرزو کرنے کے لائق صرف دو نعمتیں ہیں ایک وہ مال جو راہ حق میں خرچ کیا جائے اور دوسرے وہ علم کہ اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور اسے لوگوں کو سکھایا جائے ۔

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ	جب انسان مرجاتا ہے تو اس سے
عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ	اس کا عمل کٹ جاتا ہے مگر تین عمل کا
اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ	ثواب برابر جاری رہتا ہے صدقہ جاریہ
اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ	علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا
وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ	نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے
رواہ مسلم	(مشکوٰۃ صہ ۳۲)

صدقہ جاریہ سے مراد ہے مسجد و مدرسہ بنوانا یا زمین اور کتاب وغیرہ وقف کرنا ۔ اور علم سے مراد ہے دینی کتابیں تصنیف کرنا اور اچھے شاگردوں کو چھوڑ جانا جن سے دینی فیضان جاری رہے ۔ اور باپ نے اگر اپنی اولاد کو نیک بنایا تو وہ اس کے لئے دعائے خیر کریں یا نہ کریں باپ کو بہر حال ثواب ملے گا ۔

۹۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے ۔

اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُهَا السُّوَالُ فَاسْئَلُوْا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

علم خزانے ہیں اور ان کی کنجی سوال ہے تو سوال کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۷۶)

۱۰۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعِلْمُ مِيْرَاثِىْ وَمِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِىْ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

علم میری میراث ہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء گذرے ہیں ان کی میراث ہے (کنز العمال ج۱۰ ص۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَلْعِلْمُ وَالْمَالُ يَسْتُرَانِ كُلَّ عَيْبٍ وَالْجَهْلُ وَالْفَقْرُ يَكْشِفَانِ كُلَّ عَيْبٍ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

علم اور مال ہر عیب کو چھپاتے ہیں اور جہالت و غریبی ہر عیب کو کھولتے ہیں۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۷۷)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ۔ اِنَّ الْعِلْمَ يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَكَثِيْرُهٗ

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم بہترین عمل ہے۔ علم کے ساتھ تجھے تھوڑا اور زیادہ عمل فائدہ دے گا

وَاِنَّ الْجَهْلَ لَا يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَلَا كَثِيْرُهٗ۔ رواہ الحکیم

اور جہالت کے ساتھ نہ تجھے تھوڑا عمل فائدہ دے گا اور نہ زیادہ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۲)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

خُيِّرَ سُلَيْمَانُ بَيْنَ الْمَالِ وَالْمُلْكِ وَالْعِلْمِ فَاخْتَارَ الْعِلْمَ فَاُعْطِيَ الْمُلْكَ وَالْمَالَ لِاخْتِيَارِهِ الْعِلْمَ۔ رواہ ابن عساکر

حضرت سلیمان علیہ السلام مال، سلطنت اور علم کے درمیان اختیار دئے گئے تو انھوں نے علم کو پسند فرمایا تو علم اختیار کرنے کے سبب سلطنت اور مال سے بھی سرفراز کئے گئے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۷)

۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ الْعِلْمَ خَلِيْلُ الْمُؤْمِنِ۔ رواہ الحکیم

علم کو لازم پکڑو اس لئے کہ علم مومن کا گہرا دوست ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۸)

۱۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ۔ رواہ الحاکم

علم کی زیادتی مجھے عبادت کی زیادتی سے بہت محبوب ہے (کنز العمال ج ۱ ص ۸۸)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَلِیْلُ الْعَمَلِ یَنْفَعُ مَعَ الْعِلْمِ وَکَثِیْرُ الْعَمَلِ لَا یَنْفَعُ مَعَ الْجَھْلِ۔

تھوڑا عمل علم کے ساتھ فائدہ دیتا ہے اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج۱۰ ص۸۸)

۱۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لِکُلِّ شَیْءٍ طَرِیْقٌ وَطَرِیْقُ الْجَنَّةِ الْعِلْمُ۔

ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج۱۰ ص۸۹)

۱۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ صَارَ بِالْعِلْمِ حَیًّا لَمْ یَمُتْ اَبَدًا۔

جو علم سے زندہ ہوگا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ (حاشیہ ہدایہ جلد اول ص۲)

رہتا ہے نام علم سے زندہ ہمیشہ داغ

اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَا اسْتَرْذَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَبْدًا اِلَّا حَظَرَ عَلَیْهِ الْعِلْمَ

اللہ تعالیٰ علم وادب کو بندہ پر روک کر اسے ذلیل کرتا

وَالْاَدَبَ۔ رواہ ابن النجار ہے۔ (کنز العمال ج۔۱ صـ۸۹)

۲۰۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں

تَعَلَّمِ الْعِلْمَ فَاِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ كَانَ الْعِلْمُ لَكَ جَمَالًا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ مَالٌ كَانَ الْعِلْمُ لَكَ مَالًا۔

علم حاصل کرو۔ اگر تمہارے لئے مال بھی ہوگا تو علم تمہارے لئے خوبصورتی ہوگا اور اگر تمہارے لئے مال نہیں ہوگا تو علم ہی تمہارے لئے مال ہوگا (تفسیر کبیر جلد اول صـ۲۷۵)

۲۱۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ بَعْضُهُمْ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا اَلسَّيْلُ هٰهُنَا اَلْعِلْمُ شَبَّهَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْمَاءِ لِخَمْسِ

اللہ تعالیٰ کے قول اَنْزَلَ الخ یعنی خدائے عزوجل نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھالائی (پ۱۳ ع ۸) اس کے بارے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اَلسَّيْلُ سے مراد یہاں علم ہے۔ پانچ وجہ ہے کہ علم کو پانی

خِصَالٍ۔	سے تشبیہ دی۔
اَحَدُهَا۔ كَمَا اَنَّ الْمَطَرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ۔	اوّل۔ جیسے بارش آسمان سے اترتی ہے ایسے ہی علم بھی آسمان سے اترتا ہے۔
وَالثَّانِي۔ كَمَا اَنَّ اِصْلَاحَ الْاَرْضِ بِالْمَطَرِ فَاِصْلَاحُ الْخَلْقِ بِالْعِلْمِ۔	دوم۔ زمین کی درستگی بارش سے ہے تو مخلوق کی درستگی علم سے ہے۔
وَالثَّالِثُ۔ كَمَا اَنَّ الزَّرْعَ وَالنَّبَاتَ لَا يَخْرُجُ بِغَيْرِ الْمَطَرِ كَذٰلِكَ الْاَعْمَالُ وَالطَّاعَاتُ لَا تَخْرُجُ بِغَيْرِ الْعِلْمِ۔	سوم۔ جیسے کھیتی اور ہریالی بغیر بارش کے نہیں پیدا ہوتی ایسے ہی اعمال و طاعات کا وجود بغیر علم کے نہیں ہوتا۔
وَالرَّابِعُ۔ كَمَا اَنَّ الْمَطَرَ فَرْعُ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ فَاِنَّهٗ فَرْعُ الْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ۔	چہارم۔ جیسے کہ بارش گرج اور بجلی کی فرع ہے ایسے ہی علم ہے کہ وہ وعدہ اور وعید کی فرع ہے۔
وَالْخَامِسُ۔ كَمَا اَنَّ الْمَطَرَ	پنجم۔ جیسے کہ بارش نفع اور نقصان

نَافِعٌ وَضَارٌّ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ نَافِعٌ وَضَارٌّ نَافِعٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ ضَارٌّ لِمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهٖ۔

دونوں پہنچاتی ہے ایسے ہی علم سے نفع اور نقصان دونوں پہنچتا ہے جو علم پر عمل کرے اس کے لئے وہ فائدہ مند ہے۔ اور جو اس پر عمل نہ کرے اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۶)

۲۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ بِسَبْعَةِ اَوْجُهٍ۔

مال سے علم سات وجہوں سے افضل ہے۔

اولها۔ اَلْعِلْمُ مِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمَالُ مِيْرَاثُ الْفَرَاعِنَةِ۔

اوّل۔ علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے اور مال فرعونوں کی میراث ہے۔

والثانی۔ اَلْعِلْمُ لَا يَنْقُصُ بِالنَّفَقَةِ وَالْمَالُ يَنْقُصُ۔

دوم۔ علم خرچ کرنے سے نہیں گھٹتا ہے اور مال گھٹتا ہے۔

والثالث۔ يَحْتَاجُ الْمَالُ اِلَى الْحَافِظِ وَالْعِلْمُ يَحْفَظُ صَاحِبَهٗ۔

سوم۔ مال حفاظت کا محتاج ہوتا ہے اور علم عالم کی حفاظت کرتا ہے۔

والرابع۔ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ يَبْقٰی مَالُهٗ وَالْعِلْمُ يَدْخُلُ مَعَ صَاحِبِهٖ قَبْرَهٗ۔

چہارم۔ جب آدمی مرجاتا ہے اس کا مال دنیا میں باقی رہتا ہے اور علم اس کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

والخامس۔ اَلْمَالُ يَحْصُلُ لِلْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ وَالْعِلْمُ لَا يَحْصُلُ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ۔

پنجم۔ مال مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور علم دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔

والسادس۔ جَمِيْعُ النَّاسِ يَحْتَاجُوْنَ اِلٰی صَاحِبِ الْعِلْمِ فِیْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ وَلَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰی صَاحِبِ الْمَالِ۔

ششم۔ سب لوگ اپنے دینی معاملہ میں عالم کے محتاج ہیں اور مالدار کے محتاج نہیں۔

والسابع۔ اَلْعِلْمُ يُقَوِّی الرَّجُلَ عَلَی الْمُرُوْرِ عَلَی الصِّرَاطِ وَالْمَالُ يَمْنَعُهٗ

ہفتم۔ علم سے پل صراط پر گذرنے میں قوت حاصل ہوگی اور مال اسمیں رکاوٹ پیدا کرے گا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۷)

۲۳۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

ایک ساعت غور وفکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس فضیلت کی دو وجہیں ہیں۔

احدھا۔ اَنَّ التَّفَکُّرَ یُوْصِلُكَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَ الْعِبَادَةَ تُوْصِلُكَ اِلٰی ثَوَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالَّذِیْ یُوْصِلُكَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی خَیْرٌ مِّمَّا یُوْصِلُكَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰهِ۔

اوّل۔ غور و فکر کرنا تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچائے گا۔ اور عبادت تجھے اللہ تعالیٰ کے ثواب تک پہنچائے گی اور جو چیز کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہو وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تجھے غیر اللہ تک پہنچائے۔

وَالثَّانِی۔ اَنَّ التَّفَکُّرَ عَمَلُ الْقَلْبِ وَالطَّاعَةَ عَمَلُ الْجَوَارِحِ وَالْقَلْبُ اَشْرَفُ مِنَ الْجَوَارِحِ فَکَانَ عَمَلُ الْقَلْبِ اَشْرَفَ مِنْ عَمَلِ الْجَوَارِحِ۔ وَالَّذِیْ یُؤَکِّدُ ھٰذَا الْوَجْهَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ جَعَلَ الصَّلٰوةَ وَسِیْلَةً اِلٰی

دوم۔ غور و فکر دل کا کام ہے اور فرمانبرداری دوسرے اعضا کا عمل ہے۔ اور دل تمام اعضا سے افضل ہے تو اس کا عمل بھی تمام اعضا کے عمل سے افضل ہے۔ اور وہ دلیل جو اس بات کو مضبوط کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ ہے یعنی میری یاد کیلئے

ذِكْرِ الْقَلْبِ وَالْمَقْصُوْدُ اَشْرَفُ مِنَ الْوَسِيْلَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْعِلْمَ اَشْرَفُ مِنْ غَيْرِهٖ۔

نماز قائم کرو (پ۱۶ ع ۱۰) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دل کی یاد کیلئے نماز کو وسیلہ ٹھہرایا۔ اور مقصود وسیلہ سے افضل ہوتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ علم دوسری چیزوں سے افضل ہے۔ (تفسیر کبیر ج اول صفحہ ۲۸۰)

۲۴۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ تَعَالٰى وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ فَسَمَّى الْعِلْمَ عَظِيْمًا وَسَمَّى الْحِكْمَةَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَالْحِكْمَةُ هِيَ الْعِلْمُ وَقَالَ اَيْضًا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَجَعَلَ هٰذِهِ النِّعْمَةَ مُقَدَّمَةً عَلٰى جَمِيْعِ النِّعَمِ فَدَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (پ۵ ع ۱۴) تو اللہ تعالیٰ نے علم کو عظیم فرمایا اور (آیت کریمہ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا پ۳ ع ۵ میں) حکمت کو خیر کثیر فرمایا اور حکمت علم ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا (پ۲۷ ع ۱۱) تو خدائے تعالیٰ نے اس نعمت کو ساری نعمتوں پر مقدم فرمایا جس سے ثابت

اَفضَلُ مِنْ غَیرِہٖ۔ ہوا کہ علم سب سے افضل ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱ صفحہ ۲۸۰)

۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِنَ الْمَالِ۔ اَلْعِلْمُ یَحْرُسُکَ وَاَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ وَالْمَالُ تَنْقُصُہُ النَّفَقَۃُ وَالْعِلْمُ یَزْکُوْ بِالْاِنْفَاقِ۔ وَالْعِلْمُ حَاکِمٌ وَالْمَالُ مَحْکُوْمٌ عَلَیْہِ۔

علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ صفحہ ۲۸۳)

۲۶۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْقَلْبُ مَیِّتٌ وَحَیَاتُہُ بِالْعِلْمِ۔

دل مردہ ہے اور اس کی زندگی علم سے ہے (تفسیر کبیر ج اول صفحہ ۲۸۴)

۲۷۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

کَمَا اَنَّ الْغَیْثَ یُحْیِی الْبَلَدَ الْمَیِّتَ فَکَذَا عُلُوْمُ الدِّیْنِ تُحْیِی الْقَلْبَ الْمَیِّتَ۔

جیسے بارش مردہ شہر میں زندگی پیدا کر دیتی ہے ایسے ہی دین کے علوم مردہ دل میں زندگی ڈال دیتے ہیں۔

(فتح الباری شرح بخاری ج ۱ صفحہ ۱۶۱)

طلب علم اور اس کی فضیلت

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔

رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ ص۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں شارحین حدیث نے فرمایا کہ علم سے مراد وہ مذہبی علم ہے جس کا حاصل کرنا بندہ کے لئے ضروری ہے جیسے خدائے تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی وحدانیت اس کے رسول کی نبوت کی شناخت اور ضروری مسائل کے ساتھ نماز پڑھنے کے طریقے کو جاننا مسلمان کے لئے ان چیزوں کا علم فرض عین ہے اور فتویٰ و اجتہاد کے مرتبہ کو پہنچنا فرض کفایہ ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص۲۳۳)

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جو مسلمانوں

کو وقت پر ضروری ہے مثلاً جب اسلام میں داخل ہوا تو اس پر خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کو پہچاننا اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کو جاننا واجب ہو گیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہو گیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔ اور جب نماز کا وقت آگیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا واجب ہو گیا۔ اور جب ماہ رمضان آگیا تو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہو گیا اور جب مالک نصاب ہو گیا تو زکاۃ کے مسائل کا جاننا واجب ہو گیا۔ اور اگر مالک نصاب ہونے سے پہلے مر گیا اور زکاۃ کے مسائل کو نہ سیکھا تو گنہگار نہ ہوا۔ اور جب عورت سے نکاح کیا تو حیض و نفاس وغیرہ جتنے مسائل کا میاں بیوی سے تعلق ہے مسلمان پر جاننا واجب ہو جاتا ہے۔ و علیٰ ھٰذا القیاس۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول صد ۱۶۱)

اور حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دکانداروں کو درے مار کر علم سیکھنے کے لئے بھیجتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص خرید و فروخت کے احکام نہ جانے وہ تجارت نہ کرے کہ لاعلمی میں سود کھائے گا اور اسے خبر نہ ہو گی۔ اسی طرح ہر پیشہ کا ایک علم ہے یہاں تک کہ اگر حجام ہے تو اس کو یہ جاننا ضروری ہے کہ آدمی کے بدن سے کیا چیز کاٹنے کے لائق ہے اور کیا چیز

کاٹنے کے لائق نہیں ہے وعلیٰ ھٰذا القیاس ۔ اور یہ علوم ہر شخص کے حال کے موافق ہوتے ہیں لہٰذا بزاز پر حجامت کا پیشہ سیکھنا فرض نہیں
(کیمیائے سعادت صـ ۱۲۹)

انتباہ ۔ علم حاصل کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم بن کر کسی مدرسہ میں اپنا نام لکھائے اور پڑھے جیسا کہ رائج ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علمائے اہلسنت سے ملاقات کرکے شریعت کا حکم ان سے معلوم کرے یا معتبر اور مستند کتابوں کے ذریعہ حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی جانکاری حاصل کرے ۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَطَلَبُ الْعِلْمِ يَوْمًا خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ

ایک ساعت علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے ۔ اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزے سے بہتر ہے ۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس
(کنز العمال ج ۱۰ صـ ۷۵)

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ

علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہے نماز سے ، روزہ سے

وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى — حج سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے

رواہ الطبرانی — (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۵)

۴۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ۔

جو شخص، علم دین حاصل کرنے کیلئے سفر کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے۔ اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

رواہ الترمذی و ابوداؤد — (مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

فِيْهِ اِيْمَاءٌ اِلٰى اَنَّ طُرُقَ الْجَنَّةِ مَحْصُوْرَةٌ فِيْ طُرُقِ الْعِلْمِ فَاِنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لَا يَتَصَوَّرُ بِدُوْنِ الْعِلْمِ۔

اس حدیث شریف میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جنت کے راستے علم کے راستوں میں محدود ہیں اسلئے کہ نیک عمل بغیر علم کے متصور نہیں۔ (مرقاۃ ج ۱ ص ۲۲۹)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بن شعیب سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے شہر بصرہ میں اس حدیث شریف کو ایک محدث سے بیان کیا جبکہ اس مجلس میں ایک بد مذہب معتزلی بھی بیٹھا ہوا تھا جو علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا تھا اس نے اس حدیث شریف کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کل ہم جوتا پہن کر چلیں گے اور اس سے فرشتوں کے پروں کو روندیں گے۔ جب اپنے کہنے کے مطابق دوسرے دن وہ جوتا پہن کر چلا تو دھڑام سے گر گیا اور اس کے پیروں میں مرض آکلہ پیدا ہو گیا جس سے اس کے دونوں پیر سڑ گئے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صہ ۲۲۹)

اور طبرانی نے کہا کہ میں نے ابن یحیٰی ساجی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک محدث کے یہاں جانے کے لئے بصرہ شہر کی گلیوں میں سے گذر رہے تھے تو ہمارے ساتھ ایک مسخرہ آدمی تھا جو اپنے دین میں متہم تھا اس نے کہا اِرْفَعُوْا اَرْجُلَکُمْ عَنْ اَجْنِحَۃِ الْمَلٰٓئِکَۃِ لَاتَکْسِرُوْھَا۔ اپنے پیروں کو فرشتوں کے پروں سے اٹھا لو انھیں نہ توڑو۔ یعنی اس حدیث شریف کا مذاق اڑایا تو اسی جگہ پر اس کے پیروں نے اس کو پچھاڑ دیا اور وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا۔

(مرقاۃ ج ۱ صہ ۲۲۹)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنْ عِنْدَهٗ۔	جو شخص علم کی تلاش میں راستہ چلتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں (یعنی مسجد، مدرسہ یا خانقاہ میں) جمع ہوتی ہے اور قرآن مجید کو پڑھتی پڑھاتی ہے تو ان پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے، خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں۔
رواہ مسلم	(مشکوٰۃ صفحہ ۳۲)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ رواہ الترمذی

جو علم کی تلاش میں نکلا تو وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

نوٹ۔ فتویٰ حاصل کرنے کے لئے عالم دین کے گھر جانا یہ بھی طلب علم میں داخل ہے۔

۷۔ حضرت سنجرہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی۔ رواہ الترمذی والدارمی

جس نے علم حاصل کیا تو یہ حاصل کرنا اس کے گذرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔

اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طالب علم جو گناہ چاہے کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنے سے گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ اچھی نیت سے علم حاصل کرنا توبہ سے اس کے گناہوں کی معافی کا وسیلہ ہوگا۔

۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔
خیر یعنی علم کی باتیں سننے سے مومن کبھی سیر نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ صـ۳۴)

۹۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَکَهٗ کَانَ لَهٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ یُدْرِکْهُ کَانَ لَهٗ کِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ۔
جس نے علم دین تلاش کیا اور اسے پالیا تو اس کے لئے ثواب کا دوہرا حصہ ہے۔ اور جس نے اس کو نہیں پایا تو اس کے لئے ایک حصہ ہے

رواہ الدارمی (مشکوٰۃ شریف صـ۳۶)

۱۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَکًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ
خدائے تعالیٰ نے یہ میری طرف وحی فرمائی ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے گا میں اسکے لئے جنت کا راستہ آسان

رواہ البیہقی

کردوں گا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۶)

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْهُومَانِ لَا یَشْبَعَانِ — دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ہیں۔

مَنْهُومٌ فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ — ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا

وَمَنْهُومٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْهَا۔ رواہ البیہقی — دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

علم ہرچند بیشتر حاصل می کند متعطش تری گردد۔ (اشعۃ اللمعات ج ا صہ ۱۷۳) — آدمی جس قدر علم زیادہ حاصل کرتا ہے اس کی پیاس اور بڑھ جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جس مولوی کا پیٹ علم سے بھر جائے حقیقت میں اس نے علم حاصل ہی نہیں کیا۔

۱۲۔ حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مَنْهُومَانِ لَا یَشْبَعَانِ — دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے

صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ رواہ الدارمی	علم والا اور دنیا دار مگر دونوں برابر نہیں کہ علم والا خدائے تعالیٰ کی خوشنودی بڑھاتا ہے اور دنیا دار سرکشی میں بڑھ جاتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی کَلَّا الخ یعنی خبردار ہو بیشک انسان سرکشی کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے (پ۳۰ سورۂ علق) راوی نے کہا اور حضرت عبداللہ نے دوسرے کے لئے یہ آیت کریمہ پڑھی اِنَّمَا یَخْشَی الخ یعنی اللہ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں۔ (پ۲۲ ع ۱۶۔ مشکوٰۃ ص۳۷)

۱۳۔ حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ رواہ مسلم	یہ (یعنی قرآن و حدیث کا) علم دین ہے تو دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔ (مشکوٰۃ ص۳۷)

یعنی گمراہ، بیدین اور دنیادار سے قرآن و حدیث کا علم نہ حاصل کرو کہ گمراہی، بیدینی اور دنیاداری پیدا ہوگی۔ اور کسی اجتماع میں بدمذہب کا وعظ بھی سننے کے لئے نہ جاؤ کہ بدمذہبی اثر کر جائے گی اسی لئے بدمذہب کی تقریر سننے کے لئے جانا حرام و ناجائز ہے۔

۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَجْوَعُ النَّاسِ طَالِبُ الْعِلْمِ وَاَشْبَعُهُمُ الَّذِیْ لَایَبْتَغِیْهِ۔	طالب علم لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا ہے اور ان میں جس کا پیٹ بھرا ہے وہ علم کو تلاش نہیں کرتا
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس	(کنز العمال ج۱۰ صـ ۷۸)

۱۵۔ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔	جبکہ طالب علم کو موت آجائے اور وہ طلبِ علم کی حالت پر مرے تو وہ شہید ہے۔
رواہ البزار	(کنز العمال ج۱۰ صـ ۷۹)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً	قیامت کے دن سب سے زیادہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَمْكَنَهُ طَلَبُ الْعِلْمِ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَطْلُبْهُ۔ رواہ ابن عساکر

افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ جسے دنیا میں علم دین حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اس نے علم دین حاصل نہیں کیا۔ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۷۹)

۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

أُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ۔ رواہ ابن عبد البر

علم دین حاصل کرو اگرچہ ملک چین میں ہو۔ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۷۹)

اس حدیث شریف سے علم دین کی بے انتہا اہمیت ثابت ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ہوائی جہاز، ریل اور موٹر نہیں تھے عرب سے ملک چین پہنچنا کتنا مشکل کام تھا مگر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگرچہ تم کو عرب سے ملک چین جانا پڑے لیکن علم دین ضرور حاصل کرو اس سے غفلت ہرگز نہ برتو۔

۱۸۔ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقِهِ۔ رواہ الخطیب

جس نے علم دین حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی روزی کو اپنے ذمۂ کرم پر لے لیا۔ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۷۹)

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُونَ مِنْهُ۔ رواہ الطبرانی

علم حاصل کرو اور علم کے لئے ہیبت اور وقار سیکھو اور جو لوگ کہ تم سے علم حاصل کریں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۰)

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

نِعْمَ الْعَطِيَّةُ كَلِمَةُ حَقٍّ تَسْمَعُهَا ثُمَّ تَحْمِلُهَا إِلَى أَخٍ لَكَ مُسْلِمٍ فَتُعَلِّمُهَا إِيَّاهُ۔ رواہ الطبرانی

بہترین عطیہ وہ کلمۂ حق ہے کہ جسے تم سنو پھر اسے اپنے مسلمان بھائی کے پاس لے جاؤ اور اس کو وہ کلمۂ حق سکھاؤ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۰)

۲۱۔ حضرت حسان بن ابوسنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

طَالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ الْجُهَّالِ كَالْحَيِّ بَيْنَ الْأَمْوَاتِ۔

علم کا حاصل کرنے والا جاہلوں کے درمیان ایسا ہے جیسے زندہ مردوں کے درمیان۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طَالِبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنَ الْمُجَاهِدِ

طالب علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجاہد فی سبیل اللہ سے افضل

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ | ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

طَالِبُ الْعِلْمِ طَالِبُ الرَّحْمَةِ طَالِبُ الْعِلْمِ رُکْنُ الْاِسْلَامِ وَیُعْطٰی اَجْرُہٗ مَعَ النَّبِیِّیْنَ۔

علم دین کا تلاش کرنے والا رحمت کا تلاش کرنے والا ہے۔ علم دین حاصل کرنے والا اسلام کا کھمبا ہے اس کو نبیوں کے ساتھ ثواب دیا جائے گا

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۲)

۲۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

قَلْبٌ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْحِکْمَةِ کَبَیْتٍ خَرِبٍ فَتَعَلَّمُوْا وَعَلِّمُوْا وَتَفَقَّهُوْا وَلَا تَمُوْتُوْا جُهَّالًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَعْذِرُ عَنِ الْجَهْلِ

وہ دل کہ جس میں کچھ علم نہیں ہے ویران گھر کی طرح۔ ہے تو علم سیکھو اور سکھاؤ اور دین کی سمجھ حاصل کرو اور جاہل ہو کر نہ مرو کہ اللہ تعالیٰ جاہل ہونے کا عذر نہیں قبول فرمائے گا۔

رواہ ابن السنی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۴)

۲۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مِنَ الصَّدَقَةِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ

یہ بات صدقہ میں سے ہے کہ آدمی

اَلرَّجُلُ الْعِلْمَ فَیَعْمَلُ بِہٖ وَیُعَلِّمُہٗ۔ رواہ ابو خیثمہ

علم سیکھے تو اس پر عمل کرے اور دوسرے کو سکھائے۔

(کنز العمال ج۱۰ ص۸۹)

۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ طَلَبُ الْعِلْمِ۔ رواہ الدیلمی

بہترین عبادت علم کا حاصل کرنا ہے

(کنز العمال ج۱۰ ص۹۰)

۲۷۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَسْأَلَۃٌ وَاحِدَۃٌ یَتَعَلَّمُھَا الْمُؤْمِنُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ عِبَادَۃِ سَنَۃٍ وَخَیْرٌ لَّہٗ مِنْ عِتْقِ رَقَبَۃٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْأَۃَ الْمُطِیْعَۃَ لِزَوْجِھَا وَالْوَلَدَ الْبَارَّ لِوَالِدَیْہِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ

ایک دینی مسئلہ کہ مسلمان اس کو سیکھے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور بیشک طالب علم، وہ عورت جو اپنے شوہر کی فرمانبردار ہے اور وہ لڑکا جو اپنے ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتا ہے۔ یہ سب انبیائے کرام

مَعَ الْاَنْبِيَاءِ بِغَيْرِ حِسَابٍ — کے ساتھ بے حساب جنت میں داخل ہونگے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۱)

رواہ الرافعی

۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ كَانَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَتِ الْجَنَّةُ فِي طَلَبِهٖ وَ مَنْ كَانَ فِي طَلَبِ الْمَعْصِيَةِ كَانَتِ النَّارُ فِي طَلَبِهٖ۔

جو شخص علم کی تلاش میں ہوگا جنت اس کی تلاش میں ہوگی۔ اور جو شخص گناہ کی کھوج میں ہوگا جہنم اس کی کھوج میں ہوگی۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۲)

۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ لَّمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ صَغِيْرًا فَطَلَبَهٗ كَبِيْرًا فَمَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا۔

جس نے بچپن میں علم نہیں حاصل کیا تو بڑی عمر کا ہوکر اس کو حاصل کیا پھر مرگیا تو وہ شہید مرا۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۲)

۳۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِذَا تَعَلَّمْتَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ اَلْفَ رَكْعَةٍ

جب کہ تو علم کا ایک حصہ سیکھے یہ تیرے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ ہزار رکعت نفل نماز پڑھے

تَطَوُّعًا مُتَقَبَّلَةً ۔ — جو مقبول ہوں ۔

رواہ الدیلمی — (کنز العمال ج۱۰ ص۹۳)

۳۱ ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عُتَقَاءِ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ . فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ يَخْتَلِفُ اِلٰى بَابِ عَالِمٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ مَدِيْنَةً فِي الْجَنَّةِ وَيَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيُمْسِيْ

جو شخص جہنم سے اللہ کے آزاد کئے ہوئے لوگوں کو دیکھنا پسند کرے تو وہ طالب علموں کو دیکھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی طالب علم جب کسی عالم کے دروازہ پر آتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھتا ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے بدلے جنت میں ایک شہر تیار کرتا ہے ۔ اور وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے زمین اس کے لئے مغفرت ۔

وَيُصْبِحُ مَغْفُوْرًا لَّهُ	طلب کرتی ہے۔ اور صبح وشام
وَشَهِدَتِ الْمَلَائِكَةُ	وہ اس حال میں کرتا ہے کہ بخشا ہوا
لَهُمْ بِاَنَّهُمْ	ہوتا ہے اور ملائکہ طالب علموں کیلئے
عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ	گواہی دیتے ہیں کہ وہ جہنم سے اللہ
	کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۷۵)

۳۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَاهُ	جس شخص کے قدم علم کی طلب
فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ حَرَّمَ	میں گرد آلود ہوں اللہ تعالیٰ
اللّٰهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ	اس کے جسم کو جہنم پر حرام
وَاسْتَغْفَرَ لَهُ مَلَكَاهُ	فرمائے گا اور خدائے تعالیٰ کے
وَاِنْ مَاتَ فِيْ طَلَبِهٖ	فرشتے اس کے لئے مغفرت
مَاتَ شَهِيْدًا وَكَانَ	طلب کریں گے۔ اور اگر علم کی
قَبْرُهٗ رَوْضَةً مِّنْ	طلب میں مرگیا تو شہید ہوا۔ اور
رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَيُوَسَّعُ	اس کی قبر جنت کے باغوں میں
لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ	سے ایک باغ ہوگی۔ اور اس کی
بَصَرِهٖ وَيُنَوَّرُ عَلٰى	قبر تا حد نگاہ کشادہ کردی جائیگی

جِیْرَانِہٖ اَرْبَعِیْنَ قَبْرًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَاَرْبَعِیْنَ قَبْرًا عَنْ یَّسَارِہٖ وَ اَرْبَعِیْنَ عَنْ خَلْفِہٖ وَاَرْبَعِیْنَ اَمَامَہٗ۔

اور اس کے پڑوسیوں پر روشن کر دی جائیں گی چالیس قبریں اس کے داہنے، چالیس اس کے بائیں، چالیس اس کے پیچھے اور چالیس قبریں اس کے آگے۔

(تفسیر کبیر جلد اول صہ ۲۸۱)

۳۳۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صحابی سے گفتگو فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ یہ شخص جو آپ سے بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے اور وہ عصر کا وقت تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صحابی کو اس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لئے زیادہ مناسب ہو حضور نے فرمایا اِشْتَغِلْ بِالتَّعَلُّمِ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے انتقال کر گئے۔ راوی نے کہا کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت میں اسی کے کرنے کا حکم

فرماتے۔ (تفسیر کبیر ج ا ص ۲۸۲)

۳۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مومن چھ خوبیوں کے سبب علم حاصل کرتا ہے۔ **اوّل** اللہ تعالیٰ نے مجھے فرائض کی ادائگی کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کی ادائگی پر قادر نہیں ہو سکتا۔ **دوم** خدائے تعالیٰ نے مجھے گناہوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے بچ نہیں سکتا **سوم** اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شکر مجھ پر لازم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کا شکر نہیں کر سکتا۔ **چہارم** خدائے تعالیٰ نے مجھے مخلوق کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر انصاف نہیں کر سکتا۔ **پنجم** اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا پر صبر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ **ششم** خدائے تعالیٰ نے مجھے شیطان سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ (تفسیر کبیر ج ا ص ۲۷۸)

طالب علم اور اس کی نیت

طلب علم سے دین اسلام کی تقویت اور اس کی نشر و اشاعت

مقصود ہو تاکہ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل ہو۔ مال و دولت اور جاہ وحشمت ہرگز مقصود نہ ہو کہ اس نیت سے علم دین حاصل کرنے پر بے شمار وعیدیں وارد ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِىْ رِيْحَهَا۔	جس نے اس علم کو سیکھا جس سے خدا کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے صرف اس نیت سے کہ اس کے ذریعہ دنیاوی سامان حاصل کرے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔
رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ	(مشکوٰۃ صہ ۳۵)

اس حدیث شریف کی شرح کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص علم دین سے صرف دنیا کا قصد کرے وہ اس وعید کا مستحق ہے۔ اور اگر مقصود صرف اللہ کی رضا ہو مگر ساتھ میں دنیا اس لئے حاصل کی جائے تاکہ فراغت سے خدمت دین ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر دین و دنیا دونوں مقصود ہوں تو نیت کے تناسب سے علم حاصل کرنے کا ثواب کم

ہو جائے گا۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ

لوگوں میں سب سے پہلے قیامت کے دن جس کا فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہے تو اسے حاضر کیا جائیگا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا تو وہ اقرار کرے گا۔ تو اللہ فرمائے گا تو نے اس کے شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے تو تجھ کو بہادر کہا گیا پھر حکم ہوگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور وہ شخص جس نے

فَاَتٰی بِہٖ فَعَرَّفَہٗ	علم حاصل کیا اور اس کو سکھایا اور
نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ	قرآن پڑھا اس کو لایا جائے گا اللہ
فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ	اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ
تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ	یاد کرے گا فرمائے گا تو نے ان کے
وَقَرَأْتُ فِیْكَ	شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا
الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ	علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن
وَلٰکِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ	پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو نے
لِیُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَ	اس لئے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے
قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ	اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری
لِیُقَالَ ھُوَ قَارِئٌ	کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر حکم دیا
فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَبِہٖ	جائے گا تو اسے منہ کے بل کھینچا
فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ	جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال
حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ۔ وَ	دیا جائے گا۔ پھر وہ شخص جسے خدا
رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ	نے وسعت دی اور ہر طرح کا مال
اَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ	عطا فرمایا اسے حاضر کیا جائے گا اللہ
کُلِّہٖ فَاَتٰی بِہٖ فَعَرَّفَہٗ	اس کو اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا
نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ	وہ اقرار کرے گا فرمائے گا تو نے

فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ	ان کے شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض
مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ	کرے گا میں نے کوئی ایسا راستہ
تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا	جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے
اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ	نہیں چھوڑا اور تیری خوشنودی کیلئے
قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ	اس میں خرچ کیا اللہ فرمائے گا تو
فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ	جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ
جَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ	کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا
ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ	پھر حکم دیا جائے گا تو اس کو منھ کے
عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ	بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک آگ
فِي النَّارِ۔	میں پھینک دیا جائے گا۔

رواہ مسلم (مشکوٰۃ صـ۳۳)

اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ اگر علم دین سے مال و دولت مقصود نہ ہو بلکہ صرف عالم کہلوانا مقصود ہو تو اس صورت میں بھی ثواب کی بجائے عذاب ہوگا۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ	نااہل کو علم سکھانے والا ایسا

اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ ۔ رواہ ابن ماجہ

ہے جیسے سوروں کو جواہرات موتی اور سونے کا ہار پہنانے والا ۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

نااہل سے مراد یا تو وہ شخص ہے جو ناسمجھ ہے اور یا تو وہ طالب علم مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ مال و دولت یا جاہ وحشمت کے لئے علم دین حاصل کرتا ہے اس لئے کہ ایسے شخص سے اسلام وسنیت کو فائدہ کی بجائے نقصان پہنچے گا اور ہدایت کی بجائے گمراہی پھیلے گی ۔ حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

نااہل را علم و فن آموختن

دادنِ تیغ ست دستِ راہزن

یعنی نااہل کو علم و ہنر سکھانا ایسا ہے جیسے ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینا ۔

۴ ۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ

جو اس لئے علم حاصل کرے تاکہ اس سے عالموں کا مقابلہ کرے یا اس لئے تاکہ جاہلوں سے جھگڑے یا

يُصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔ رواہ الترمذی

اس لئے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ رواہ الدارمی

جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اسلام کو تازہ زندگی بخشنے کے لئے علم حاصل کر رہا ہو تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶)

۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيَرُدَّ بِهٖ بَاطِلًا مِّنْ حَقٍّ اَوْ ضَلَالًا مِّنْ هُدًى كَانَ كَعِبَادَةِ مُتَعَبِّدٍ

جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعہ حق کی طرف سے باطل کا رد کرے یا ہدایت سے گمراہی کو ہٹائے تو وہ چالیس سال عبادت کرنے والے کی

اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔ عبادت کے مثل ہے۔

رواہ الدیلمی (کنزالعمال ج۔۱ ص۹۲)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيُصْلِحَ بِهٖ نَفْسَهٗ اَوْ لِمَنْ بَعْدَهٗ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ رَمْلِ عَالِجٍ۔

جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے تاکہ اس سے خود اپنی یا بعد کے لوگوں کی اصلاح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ٹیلہ کی ریت کے برابر ثواب لکھے گا۔

رواہ ابن عساکر (کنزالعمال ج۔۱ ص۹۲)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ فَهُوَ كَالصَّائِمِ نَهَارَهٗ وَ كَالْقَائِمِ لَيْلَهٗ وَاِنَّ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

جو اللہ کی خوشنودی کیلئے علم حاصل کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزہ رکھے اور رات میں عبادت کرے۔ اور بیشک علم کا ایک باب کہ آدمی سیکھے اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ

اَبُوْقُبَیْسٍ ذَھَبًا	ابوقبیس پہاڑ اس کے لئے سونا
فَیُنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	ہوجائے تو وہ اس کو اللہ کی راہ
	میں خرچ کرے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ	جو شخص اس لئے علم حاصل کرے
لِیُحَدِّثَ بِہِ النَّاسَ	تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے
اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ	اس کو لوگوں سے بیان کرے تو
اَعْطَاہُ اَجْرَ سَبْعِیْنَ	خدائے تعالیٰ اس کو ستر نبیوں کا ثواب
نَبِیًّا۔	عطا فرمائے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِغَیْرِ	جو اللہ کے علاوہ دوسرے کیلئے
اللّٰہِ تَعَالٰی فَلْیَتَبَوَّأْ	علم دین حاصل کرے وہ اپنا ٹھکانہ
مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔	جہنم میں بنالے۔
رواہ الترمذی	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۲)

۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا یُبَاھِیْ	جو شخص علم حاصل کرے اس کے
بِہِ النَّاسَ فَھُوَ	سبب لوگوں سے فخر کرے تو وہ

فِی النَّارِ۔ | جہنم میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر (کنز العمال ج۱۰ ص۱۱۵)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْحَدِیْثَ اَوِ الْعِلْمَ یُرِیْدُ بِہِ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ۔

جو شخص دنیا کی نیت سے حدیث یا دوسرا علم حاصل کرے وہ آخرت کی کھیتی نہیں پائے گا۔

رواہ ابن النجار (کنز العمال ج۱۰ ص۱۱۵)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَیْرِ الْعَمَلِ فَھُوَ کَالْمُسْتَھْزِئِ بِرَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ۔

جو عمل نہ کرنے کے لئے علم حاصل کرے تو وہ اس شخص کے مثل ہے جو اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا کرنے والا ہے۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج۱۰ ص۱۱۶)

۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَۃِ فَلَیْسَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ

جو شخص آخرت کے کام سے دنیا طلب کرے اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

نَصِیبٌ ۔ رواہ الدیلمی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۶)

فقہ اور فقہا کی فضیلت

لغت میں متکلم کے کلام سے اس کی غرض کے سمجھنے کو فقہ کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں فقہ ان احکام شرعیہ عملیہ کے جاننے کو کہتے ہیں جنکو ادلّہ تفصیلیہ سے حاصل کیا گیا ہو (التعریفات للسید شریف جرجانی ص ۱۴۷) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں فقہ در اصل بمعنیٰ فہم وفطنت ست و در عرف شرع غالب آمدہ بر علم احکام عملیہ یعنی فقہ کا لفظ اصل میں فہم و ذکاوت کے معنیٰ میں آتا ہے مگر عرف شرع میں اکثر احکام شرعیہ کے علم پر بولا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج اول ص ۱۵۲) فقہ جاننے والے کو فقیہ کہتے ہیں فقہا اس کی جمع ہے۔

۱۔ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں
مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا	سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا	سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر

قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۔ اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں ۔ (پ ۱۱ ع ۴)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ سفر کے بغیر علم فقہ اگر نہ حاصل ہو سکے تو اس کے لئے سفر کرنا واجب ہے ۔ (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۳۵)

اور حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے ۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ افضل ترین علوم ہے ۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین فقہ و حدیث ہے منطق و فلسفہ کے جاننے والے علماء نہیں ۔ یہ امور متعلق بہ فقہ ہیں تو جو فقہ میں زیادہ ہے وہی بڑا عالم دین ہے اگرچہ دوسرا حدیث و تفسیر سے زیادہ اشتغال رکھتا ہو ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۷۲)

۲ ۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے ۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ اور جس شخص کو حکمت دی گئی اسے بہت بھلائی ملی ۔ (پ ۳ ع ۵)

صاحب درمختار حضرت علامہ حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں قَدْ فَسَّرَ الْحِكْمَةَ زُمْرَةُ اَرْبَابِ التَّفْسِيْرِ بِعِلْمِ الْفُرُوْعِ الَّذِيْ هُوَ عِلْمُ الْفِقْهِ. یعنی مفسرین کی ایک جماعت نے حکمۃ کی تفسیر کی ہے ان فروع کا جاننا جو علم فقہ ہے (درمختار مع شامی ج ۱ صـ۲۸) ثابت ہوا کہ فقہ ایسی فضیلت والا علم ہے کہ جسے وہ دیا گیا وہ خیر کثیر سے سرفراز کیا گیا۔

۳۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے

متفق علیہ (بخاری شریف ج ۱ صـ۱۶)

فقیہ بنا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کا فہم، زیرکی، دانائی عطا فرماتا ہے اور اس کے دیدۂ بصیرت کو کھول دیتا ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کے معانی کا درک حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی حقیقی مراد تک پہنچ جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ صـ۱۵۲)

اور حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین کا فقیہ نہیں ہوا

یعنی اس نے مذہب اسلام کے قواعد اور جو فروع کہ اس سے متعلق ہیں ان کو نہیں سیکھا تو وہ بھلائی سے محروم ہوگیا۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ علماء کا سب لوگوں سے اور فقہ کا سارے علوم سے افضل ہونے کا اس حدیث شریف میں واضح بیان ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری ج ا صفحہ ۱۵۱)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلنَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔	لوگ کان ہیں جیسے کہ سونا چاندی کی کانیں۔ ان میں سے جو کفر میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں جبکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں۔
رواہ مسلم	(مشکوٰۃ ص ۳۲)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور کے قول اِذَا فَقِهُوْا (یعنی جبکہ وہ فقیہ ہو جائیں۔ علم دین سیکھ لیں اور صاحب بصیرت ہو جائیں) میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ دین میں دارومدار علم و معرفت حاصل کرنے پر ہے اور اگر اس علم و معرفت کے ساتھ اس کی شرافت اور ذاتی بزرگی بھی جمع ہو جائیں تو اس کا بھی بڑا اعتبار ہوگا۔ علم دین کے بغیر اس کی کوئی حیثیت

نہیں اسی لئے کہا گیا ہے وہ عالم جس میں کمینہ پن نہ ہو شریف جاہل سے بہتر ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۲)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ — ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیطان پر فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری اس لئے ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہیں آتا اور لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتا ہے جبکہ عابد شیطان کے پھندے میں آجاتا ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۳)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔ رواہ الترمذی — دو خوبیاں منافق میں جمع نہیں ہوسکتیں اچھے اخلاق اور دین کا تفقہ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے اخلاق عمدہ ہوں اور اس میں تفقہ یعنی دین کی صحیح سمجھ ہو وہ منافق نہیں۔

۷۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْہِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْہُ اَغْنٰی نَفْسَہٗ۔ رواہ رزین

دین کا وہ فقیہ کیا ہی بہترین آدمی ہے کہ اگر اس کی ضرورت پڑے تو فائدہ پہنچا دے اور اگر اس سے لاپروائی کی جائے تو وہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۶)

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم دین کو ایسا ہونا چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کا محتاج نہ بنائے اور نہ ان کے ملنے جلنے کا خواہشمند ہو مگر لوگوں سے بالکل علیٰحدگی بھی نہ اختیار کرے کہ ان کو اپنے علم سے فائدہ نہ پہنچائے بلکہ اگر لوگ اس کے علم کے محتاج ہوں تو ان کو اپنے علم سے فائدہ پہنچاتا رہے! اور اگر لوگوں کو اس کی حاجت نہ ہو تو وہ اللہ کی عبادت، دینی کتابوں کے مطالعہ، تصنیف و تالیف اور علم دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص۱۷۰)

۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا۔
رواہ البیہقی

جو شخص دین سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے اور میری امت کے لوگوں کو پہنچائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہا کے گروہ میں اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان واطاعت کی گواہی دوں گا۔
(مشکوٰۃ ص۳۶)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّهَهٗ فِی الدِّیْنِ وَزَهَّدَهٗ فِی الدُّنْیَا وَبَصَّرَهٗ عُیُوْبَهٗ۔
رواہ ابن حبان

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بناتا ہے اور اس میں دنیا کی بے رغبتی پیدا کرتا ہے اور اس کے عیبوں کو اسے پہنچوا دیتا ہے۔
(کنز العمال ج۱۰ ص۷۸)

۱۰۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ الْفِقْہِ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْنِ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا ایسا ہے جیسے چکی کا گدھا۔ (کنز العمال ج۱۰ ص۸۰)

مطلب یہ ہے کہ جیسے پہلے زمانہ میں آٹا کی چکی کو گدھا چلایا کرتا تھا مگر آٹا کھانے کے لئے اس کو نہیں ملتا تھا ایسے ہی بغیر فقہ یعنی مسائل شرعیہ کی رعایت کے بغیر جو عبادت کی مشقت اٹھاتا ہے اسے کچھ ثواب نہیں ملتا۔

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا عُبِدَ اللہُ تَعَالٰی بِشَیْءٍ اَفْضَلُ مِنَ الْفِقْہِ فِی الدِّیْنِ وَلَفَقِیْہٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَّلِکُلِّ شَیْءٍ عِمَادٌ وَّعِمَادُ ھٰذَا الدِّیْنِ الْفِقْہُ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

دینی فقہ سے افضل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے اور ضرور ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ہر چیز کے لئے ایک کھمبا ہے اور اس دین کا کھمبا فقہ ہے (کنز العمال ج۱۰ ص۸۴)

۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ وَ	عبادت میں افضل فقہ ہے اور
اَفْضَلُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ	دین میں افضل پرہیزگاری ہے۔
رواہ الطبرانی	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۵)

۱۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ وَ	ہر چیز کے لئے ایک کھمبا ہے اور
دِعَامَةُ هٰذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ	اس دین کا کھمبا فقہ ہے۔
رواہ الخطیب	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۶)

۱۴۔ حضرت درہ بنت ابولہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

خَيْرُ النَّاسِ	لوگوں میں اچھے وہ ہیں جوان میں
اَقْرَأُهُمْ وَاَفْقَهُهُمْ	زیادہ قرآن پڑھنے والے ہیں۔ اور
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَ	جوان میں زیادہ دینی سمجھ رکھنے والے
اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَ	ہیں۔ اور جوان میں زیادہ اللہ سے
اٰمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ	ڈرنے والے ہیں اور جوان میں زیادہ
وَاَنْهَاهُمْ عَنِ	اچھی بات کا حکم کرنے والے ہیں اور
الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ	جوان میں زیادہ بری بات سے
لِلرَّحِمِ	روکنے والے ہیں اور جوان میں

زیادہ صلہ رحمی والے ہیں۔ | رواہ احمد

(کنز العمال، ج ۱۰ ص ۸۷)

۱۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

قَلِیْلُ الْفِقْهِ خَیْرٌ مِّنْ كَثِیْرِ الْعِبَادَةِ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا اِذَا عَبَدَ اللّٰهَ۔

تھوڑی فقہ زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کو فقہ کافی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔

رواہ الطبرانی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۸)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طَلَبُ الْفِقْهِ حَتْمٌ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

فقہ کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر ضروری ہے واجب ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۱)

۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن جزء الزبیدی سے مروی ہے۔

مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔

جو شخص اللہ کے دین کا فقیہ بنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے غم اور اس کی روزی کو کافی ہوگا جہاں سے وہ گمان نہیں کرے گا

رواہ الخطیب (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۴)

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ۔ بہترین عبادت فقہ ہے۔

رواہ ابو الشیخ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لَا عِبَادَةَ اِلَّا بِفِقْهٍ وَمَجْلِسُ فِقْهٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ فقہ کے بغیر کوئی عبادت نہیں اور فقہ کی مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

۲۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَثَلُ الْعَابِدِ الَّذِیْ لَا یَتَفَقَّهُ كَمَثَلِ الَّذِیْ یَبْنِیْ بِاللَّیْلِ وَیَهْدِمُ بِالنَّهَارِ۔ اس عبادت گذار کی حالت جو فقہ نہیں جانتا ہے اس شخص کی حالت کے مثل ہے جو رات میں گھر بناتا ہے اور دن میں ڈھا دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۲)

۲۱۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

اَلَا لَا خَیْرَ فِیْ عِبَادَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَفَقُّهٌ وَلَا سن لو! نہیں ہے کوئی بھلائی ایسی عبادت میں جس میں تفقہ نہ ہو اور

فِیْ عِلْمٍ لَیْسَ فِیْہِ تَدَبُّرٌ ۔ نہ ایسے علم میں کہ جس میں غور و فکر

رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق ۔ نہ ہو۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۴)

۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اٰفَۃُ الدِّیْنِ ثَلٰثَۃٌ فَقِیْہٌ ۔ دین کی آفتیں تین ہیں۔ فاسق

فَاجِرٌ وَاِمَامٌ جَائِرٌ وَمُجْتَہِدٌ ۔ فقیہ، ظالم امام اور جاہل مجتہد۔

جَاہِلٌ ۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۵)

علماء کی فضیلت

۱۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا ۔ کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور

الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ ۔ جو تم میں اولو الامر ہیں۔

مِنْکُمْ ۔ (پ ۵ ع ۵)

حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْمُرَادُ مِنْ اُولِی الْاَمْرِ ۔ اولی الامر سے مراد علماء ہیں اصح

اَلْعُلَمَاءُ فِی اَصَحِّ الْاَقْوَالِ	اقوال میں۔ اس لئے کہ بادشاہوں
لِاَنَّ الْمُلُوْكَ یَجِبُ	پر علماء کی فرمانبرداری واجب ہے
عَلَیْهِمْ طَاعَةُ الْعُلَمَاءِ	اور اس کا برعکس نہیں۔
وَلَا یَنْعَکِسُ۔	(تفسیر کبیر جلد اول صہ ۲۷۴)

اس تفسیر کی روشنی میں آیت کریمہ کا ترجمہ یوں ہوا کہ اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں عالم ہیں ان کی فرمانبرداری کرو۔

۲۔ اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ	اللہ سے اس کے بندوں میں وہی
عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔	ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(پ ۲۲ ع ۱۶)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آیت مبارکہ میں اس بات پر دلالت ہے کہ علماء جنتی ہیں اور وہ اس لئے کہ علماء خشیت والے ہیں اور ہر وہ شخص جو خشیت والا ہے وہ جنتی ہے تو علماء جنتی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ خشیت والے جنتی ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے جَزَاءُهُمْ الخ یعنی ان کا صلہ ان کے رب کے پاس رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی

اور وہ اللہ سے راضی ۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے
(پ ۳۰ سورۂ لم یکن ۔ تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۷۹)

۳ ۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے ۔

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔	کیا علم والے اور بے علم برابر ہو جائیں گے ۔؟

(پ ۲۲ ع ۱۵)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ عالم غیر عالم سے افضل ہے غیر عالم خواہ عابد ہو یا غیر عابد ۔ بہر حال عالم اس سے افضل ہے ۔

۴ ۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔

يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ	اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے خاص کر ان کے درجے کو بلند فرمائے گا ۔ (پ ۲۸ ع ۲)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سب مومن بڑے درجے والے ہیں اور ان میں خاص کر علمائے دین بہت بلند مرتبے والے ہیں ۔ دنیا و آخرت میں ان کی عزت ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے لئے بلندی درجات کا وعدہ فرمایا ہے ۔

انتباہ۔ قرآن وحدیث سے عالموں کی جو بہت سی فضیلتیں ثابت ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو حقیقت میں علم والے ہیں چاہے وہ سند یافتہ ہوں یا نہ ہوں کہ سند کوئی چیز نہیں خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ جاہلوں کو عالم و فاضل کی سند دی جا رہی ہے۔ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں سند کوئی چیز نہیں کہ بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص۲۳۱) اور تحریر فرماتے ہیں کہ سند حاصل کرنا تو کچھ ضرور نہیں ہاں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے مدرسہ میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر۔ اور جس نے بے قاعدہ تعلیم پائی (خواہ مدرسہ میں رہ کر) وہ جاہل محض سے بدتر نیم ملا خطرۂ ایمان ہوگا (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص۵۲) لہٰذا وہ لوگ جو عالم کی سند تو رکھتے ہیں مگر علم والے نہیں ہیں جن کی تعداد تیزی کے ساتھ روز بروز بڑھ رہی ہے ان کے متعلق عالموں کی فضیلت سے غلط فہمی میں نہ پڑیں۔

۵۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ — بیشک عالم دین کے لئے آسمانوں اور زمین کی چیزیں اور مچھلیاں

فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ	پانی میں دعائے مغفرت کرتی
جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ	ہیں۔ اور یقیناً عالم کی فضیلت
الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ	عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں
الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی	رات کے چاند کی فضیلت
سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ	تمام ستاروں پر۔ اور بیشک
الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ	علماء انبیاء کے وارث ہیں
وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا	اور نبیوں نے کسی کو دینار
دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَ	و درہم کا وارث نہیں بنایا
اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ	انھوں نے صرف علم کو وراثت
اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ	میں چھوڑا ہے تو جس نے علم
رواہ احمد والترمذی وابوداؤد و	حاصل کرلیا اس نے پورا حصہ
ابن ماجہ والدارمی۔	پالیا۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ عالموں کے لئے دعائے مغفرت میں مچھلیوں کی تخصیص اس لئے ہے کہ پانی جو ان کی زندگی کا سبب ہے وہ علمائے حق کی برکت سے نازل ہوتا ہے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے بِھِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ

تُرْزَقُوْنَ۔ یعنی عالموں کے سبب ان پر بارش کی جاتی ہے
اور انھیں کے سبب ان کو روزی دی جاتی ہے۔ (مرقاۃ شرح
مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۲۲۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تحریر فرماتے ہیں سارے جہان کا عالم کے لئے دعائے مغفرت کرنے
کا سبب یہ ہے کہ جہان کی درستگی علم دین کی برکت سے ہے۔ اہلِ
جہان کی تمام چیزوں میں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کی درستگی اور
جس کا وجود و بقا علم کی برکت سے نہ ہو (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۵۸)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم دین
کو چاند سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ چاند کے نور سے ساری دنیا
روشن ہوتی ہے جیسے علم دین کا فائدہ سارے جہان کو پہنچتا ہے
بخلاف عبادت گذار کے کہ اس کا فائدہ صرف اس کی ذات تک
محدود رہتا ہے دوسروں کو نہیں پہنچتا جیسے کہ ستاروں کی روشنی
دوسروں کو فائدہ نہیں دیتی (اشعۃ اللمعات ج ۱ صفحہ ۱۵۹)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے وہ شخص مراد ہے جو علم
حاصل کرنے کے بعد فرائض و سنن مؤکدہ ضروری عبادات پر اکتفا
کرتا ہو یعنی بے عمل نہ ہو اور زیادہ وقت علم سکھانے اور دینی

کتابوں کے تصنیف کرنے پر خرچ کرتا ہو اس کا کام علم کی نشر واشاعت اور دین کی ترویج ہو۔ اور عابد سے وہ شخص مراد ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد عبادت میں مشغول ہوا ہو یعنی جاہل نہ ہو اور اپنے اوقات کو عبادت میں صرف کرتا ہو۔ اور چونکہ علم کی نشر واشاعت اور اس میں مشغول رہنے کا فائدہ دین کے لئے بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو اس کا نفع عام تر و شامل تر ہے اس لئے علم عبادت سے بہت زیادہ افضل ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۹)

۶۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک عبادت گذار کا دوسرے عالم دین کا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَضۡلُ الۡعَالِمِ عَلَی الۡعَابِدِ	عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے
کَفَضۡلِیۡ عَلٰۤی اَدۡنَاکُمۡ۔ ثُمَّ	جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ
قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	آدمی پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ
تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ	تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ،
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھۡلَ السَّمٰوٰتِ	اس کے فرشتے اور آسمان و
وَالۡاَرۡضِ حَتَّی النَّمۡلَۃَ	زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی

فِی جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ۔

اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں (پانی میں) صلاۃ بھیجتے ہیں لوگوں کو علم دین سکھانے والے پر۔

رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۴)

اندازہ کرنا چاہیئے کہ اس حدیث شریف میں کس قدر عابد پر عالم کی فضیلت وشان کا اظہار ہے کہ جب حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیا ومرسلین سے افضل ہیں تو ایک ادنیٰ آدمی پر آپ کی فضیلت کس قدر ہو گی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد پر اس لئے بہت زیادہ ہے کہ علم کا فائدہ دوسرے کو بھی پہنچتا ہے اور عبادت کا فائدہ صرف عبادت گذار کو۔ نیز علم یا تو فرض عین ہے اور یا تو فرض کفایہ اور زائد عبادت نفل ہے اور فرض کا ثواب بہرحال نفل سے زیادہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۲۴۹)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ فضیلت اس عالم کو ہے جو لوگوں کو دین سکھاتا ہے تاکہ اس کے علم سے

دوسروں کو فائدہ پہنچے اور وہ عبادت سے افضل ہو جائے جس سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ ۱۵۹)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مجلسوں کے پاس گذرے جو آپ کی مسجد میں تھیں تو آپ نے فرمایا۔

كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَ	یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ان میں
اَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ	ایک مجلس دوسری سے افضل
صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ	ہے۔ رہے یہ لوگ تو اللہ سے
اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ	دعا کر رہے ہیں اور اس کی طرف
شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ	رغبت ظاہر کرتے ہیں اگر چاہے
مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ	ان کو عطا فرمائے اور چاہے کچھ نہ
فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ	دے۔ رہے یہ لوگ تو فقہ اور علم
وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ	سیکھتے ہیں اور نہ جاننے والوں کو
فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا	سکھاتے ہیں تو یہ افضل ہیں اور
بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ	میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر
جَلَسَ فِيْهِمْ۔	حضور علم والی مجلس میں بیٹھ گئے۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ صـ ۳۶)

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت کی مقبولیت یقینی نہیں اور تعلیم کا فائدہ بہر حال ہے چاہے وہ تدریس کے طور پر یا تصنیف کے طور پر۔ اس لئے کہ اس سے لوگ اپنے ایمان و عمل کو درست کرتے ہیں۔ اور دنیا میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مقصد تعلیم ہے نہ کہ عبادت۔ اسی لئے علماء حضور کے وارث و جانشین ہیں۔

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ مَصَابِیْحُ الْاَرْضِ	علماء دنیا کے چراغ ہیں اور انبیاء
وَخُلَفَاءُ الْاَنْبِیَاءِ وَ	کے جانشین ہیں۔ اور میرے نیز
وَرَثَتِیْ وَوَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ	دیگر انبیاء کے وارث ہیں۔
رواہ ابن عدی فی الکامل	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ	عالم نبیوں کے وارث ہیں۔ آسمان
یُحِبُّھُمْ اَھْلُ السَّمَاءِ	والے ان سے محبت کرتے ہیں۔
وَیَسْتَغْفِرُ لَھُمْ	اور جب علماء انتقال کر جاتے ہیں
الْحِیْتَانُ فِی الْبَحْرِ اِذَا	تو مچھلیاں پانی میں قیامت تک
مَاتُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ	ان کے لئے دعائے مغفرت کرتی

رواہ ابن النجار ہیں۔ (کنز العمال ج ۱۰ صہ ۷۷)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيْحُ الْاٰخِرَةِ۔	عالموں کی پیروی کرو اس لئے کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ صہ ۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اِذَا اجْتَمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ عَلَى الصِّرَاطِ قِيْلَ لِلْعَابِدِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ وَتَنَعَّمْ بِعِبَادَتِكَ وَقِيْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ هُنَا وَاشْفَعْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِاَحَدٍ اِلَّا شُفِّعْتَ فَقَامَ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ۔	جبکہ عالم اور عابد پل صراط پر جمع ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنی عبادت کے سبب ناز و نعمت کے ساتھ رہو اور عالم سے کہا جائے گا کہ یہاں ٹھہر جاؤ اور جس شخص کی چاہو شفاعت کرو۔ اس لئے کہ تم جس کسی کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ تو وہ انبیا کے مقام پر کھڑا ہوگا۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنزالعمال ج ۱۰ ص ۷۸)

۱۲۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا مِنْ شَیْءٍ اَقْطَعُ لِظَهْرِ اِبْلِيْسَ مِنْ عَالِمٍ يَخْرُجُ فِيْ قَبِيْلَةٍ۔

عالم جو کسی خاندان میں پیدا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ابلیس کی کمر توڑنے والی کوئی چیز نہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنزالعمال ج ۱۰ ص ۸۴)

۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ فَمَنْ اَكْرَمَهُمْ فَقَدْ اَكْرَمَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں تو جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ و رسول کی عزت کی۔

رواہ الخطیب (کنز ج ۱۰ ص ۸۵)

۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ فَتَنْسِفُ الْعِبَادَةَ نَسْفًا وَيَنْجُو الْعَالِمُ مِنْهَا بِعِلْمِهٖ۔

بیشک فتنہ اٹھے گا تو عبادت کے محل کو پورے طور پر ڈھا دے گا اور عالم اپنے علم کے سبب اس فتنہ سے نجات پائے گا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ (کنز العمال ج۱۰ صفحہ ۸۵)

۱۵۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَحْتَاجُوْنَ	یقیناً جنتی جنت میں علماء کے
اِلَى الْعُلَمَاءِ فِى الْجَنَّةِ	محتاج ہوں گے اور وہ اس لئے
وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَزُوْرُوْنَ	کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ کے دیدار سے
اللّٰهَ تَعَالٰى فِىْ كُلِّ جُمُعَةٍ	سرفراز ہوں گے تو خدائے تعالیٰ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ تَمَنَّوْا	ان سے فرمائے گا جس چیز کی چاہو
عَلٰى مَا شِئْتُمْ فَيَلْتَفِتُوْنَ	تمنا کرو۔ تو وہ لوگ علماء کے
اِلَى الْعُلَمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ	پاس جائیں گے اور ان سے
مَاذَا نَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُوْنَ	پوچھیں گے کہ ہم کس چیز کی تمنا
تَمَنَّوْا عَلَيْهِ كَذَا وَكَذَا	کریں؟ تو وہ کہیں گے خدائے تعالیٰ
فَهُمْ يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِمْ	سے ایسی ایسی تمنا کرو۔ تو جنتی
فِى الْجَنَّةِ كَمَا يَحْتَاجُوْنَ	جنت میں عالموں کے محتاج
اِلَيْهِمْ فِى الدُّنْيَا۔	ہوں گے جیسا کہ دنیا میں وہ ان
رواہ ابن عساکر	کے محتاج ہیں۔ (کنز ج۱۰ صفحہ ۸۶)

۱۶۔ حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

رَكْعَتَانِ مِنْ عَالِمٍ	عالم کی دو رکعت نماز غیر عالم کی

اَفۡضَلُ مِنۡ سَبۡعِیۡنَ رَکۡعَةً مِّنۡ غَیۡرِ عَالِمٍ۔ ستر رکعت سے افضل ہے۔

رواہ ابن النجار (کنز العمال ج۔۱ ص۸۷)

۱۷۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

سَاعَةٌ مِّنۡ عَالِمٍ مُتَّکِیٍٔ عَلٰی فِرَاشِہٖ یَنۡظُرُ فِیۡ عِلۡمِہٖ خَیۡرٌ مِّنۡ عِبَادَةِ الۡعَابِدِ سَبۡعِیۡنَ عَامًا۔ ایسا عالم جو بستر پر ٹیک لگا کر علم کے بارے میں غور وفکر کرے اس کی ایک ساعت عابد کی ستر سالہ عبادت سے بہتر ہے

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج۔۱ ص۸۷)

۱۸۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَوۡتُ قَبِیۡلَةٍ اَیۡسَرُ مِنۡ مَّوۡتِ عَالِمٍ۔ قبیلہ کی موت عالم کی موت سے آسان ہے۔

رواہ الحاکم (کنز العمال ج۔۱ ص۹۰)

۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنۡ صَلّٰی خَلۡفَ عَالِمٍ مِّنَ الۡعُلَمَاءِ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلۡفَ نَبِیٍّ مِّنۡ جس نے عالموں میں سے کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے نبیوں میں سے کسی نبی کے پیچھے

الْاَنْبِیَاءِ۔ نماز پڑھی (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۵)

۲۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعًا روایت ہے

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ بِسَبْعِیْنَ دَرَجَۃً بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ عَدْوُ الْفَرَسِ سَبْعِیْنَ عَامًا وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّیْطَانَ یَضَعُ الْبِدْعَۃَ لِلنَّاسِ فَیُبْصِرُھَا الْعَالِمُ فَیُزِیْلُھَا وَالْعَابِدُ یُقْبِلُ عَلٰی عِبَادَتِہٖ لَا یَتَوَجَّہُ وَلَا یَتَعَرَّفُ لَھَا۔

عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجے ہے۔ ہر درجہ کے درمیان ستر سال گھوڑا دوڑنے کے برابر فرق ہے۔ اور وہ اس لئے کہ شیطان لوگوں کے لئے بدمذہبی پیدا کرتا ہے تو عالم اسے دیکھ کر مٹا دیتا ہے اور عابد عبادت میں مشغول رہتا ہے اُدھر متوجہ نہیں ہوتا اور نہ بدمذہبی کو پہچانتا ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۲۱۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی خُلَفَائِیْ فَقِیْلَ مَنْ خُلَفَاءُكَ

اللہ کی رحمت ہو میرے جانشینو پر تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ!

يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ سُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ۔	آپ کے جانشین کون لوگ ہیں ؟ فرمایا جو میری سنت سے محبت رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے بندوں کو سکھاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص۲۷۵)

۲۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَوَّلُ مَنْ يَّشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔	قیامت کے دن سب سے پہلے جو شفاعت فرمائیں گے وہ انبیاء ہیں پھر علماء اس کے بعد شہداء
رواہ الخطیب	(کنزالعمال ج ۱۰ ص۸۶)

شفاعت کرنے میں شہداء پر علماء اس لئے مقدم ہوں گے کہ وہ انبیاء کے نائب ہیں اور شہیدوں کی حیثیت سپاہیوں جیسی ہے

۲۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعُلَمَاءُ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ وَخُلَفَاءُ الْاَنْبِيَاءِ۔	علماء جنت کی کنجیاں ہیں اور انبیا کے خلیفہ ہیں۔

راوی نے کہا انسان کنجی نہیں ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس ایسا علم ہے جو جنتوں کی کنجی ہے۔ اور دلیل اس پر یہ

ہے کہ جو شخص خواب دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہیں تو اسے علم دین کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۲)

۲۴۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ وَّ مُذَاكَرَتُهُ تَسْبِيْحٌ وَ نَفَسُهُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنِهٖ تُطْفِئُ بَحْرًا مِّنْ جَهَنَّمَ۔

عالم کا سونا عبادت ہے اور اس کا علمی مذاکرہ تسبیح ہے اور اس کی سانس صدقہ ہے اور آنسو کا ہر وہ قطرہ جو اس کی آنکھ سے بہے وہ جہنم کے ایک سمندر کو بجھا دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ قِلَّةُ الطَّعَامِ وَالْقُعُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَالنَّظَرُ اِلَى الْكَعْبَةِ وَالنَّظَرُ اِلَى الْمُصْحَفِ وَالنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْعَالِمِ

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا اور عالم کا چہرہ دیکھنا (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۶۱۶)

رواہ فی مسند الفردوس

۲۶۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً اور علم دین کا استاد اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۹۷)

۲۷۔ اور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سنی المذہب جو اپنے شہر میں اعلم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) ہو ضرور ان کا حاکم شرعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۱۸۰)

۲۸۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں سُئِلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَنِ النَّاسُ فَقَالَ الْعُلَمَاءُ یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ ومعرفت وولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں؟ فرمایا علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔ انسان اُس سبب سے انسان ہے جس کے باعث اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقت ور ہے۔ نہ بڑے جثہ کے سبب کہ ہاتھی کا جثہ

اس سے بڑا ہے۔ نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے۔ نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے اس سے زیادہ جفتی کی قوت رکھتا ہے۔ آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اسی سے اس کا شرف ہے۔ (مقال العرفاء صفحہ ۲)

آخری سطر لفظ علم کے حاشیہ پر تحریر فرمایا قال تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ سیدنا استاد ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں اِلَّا لِیَعْرِفُوْنِ یعنی نہیں پیدا کیا ہم نے جن وانس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔

(صفحہ مذکور)

مجلسِ علماء کی فضیلت

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مُجَالَسَةُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ عالموں کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے۔ (کنز العمال ج دہم ص ۸۴) رواہ الدیلمی فی الفردوس

۲۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنِ اسْتَقْبَلَ الْعُلَمَاءَ فَقَدِ اسْتَقْبَلَنِیْ وَمَنْ زَارَ الْعُلَمَاءَ فَقَدْ زَارَنِیْ وَمَنْ جَالَسَ الْعُلَمَاءَ فَقَدْ جَالَسَنِیْ وَمَنْ جَالَسَنِیْ فَقَدْ جَالَسَ رَبِّیْ۔ رواہ الرافعی	جس نے عالموں کا استقبال کیا تحقیق اس نے میرا استقبال کیا۔ اور جو عالموں کی ملاقات کیلئے گیا یقیناً وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور جو عالموں کے ساتھ بیٹھا وہ تحقیق میرے ساتھ بیٹھا اور جو میرے ساتھ بیٹھا وہ یقیناً میرے رب کی بارگاہ میں بیٹھا۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۷)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ مَجَالِسُ الْعُلَمَاءِ۔ رواہ الطبرانی	جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو چرلیا کرو۔ عرض کیا گیا جنت کے باغ کیا چیز ہیں؟ فرمایا عالموں کی مجلسیں۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

كَلِمَةُ حِكْمَةٍ يَسْمَعُهَا الرَّجُلُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَالْجُلُوسُ سَاعَةً عِنْدَ مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔ رواہ الدیلمی

شریعت کی ایک بات کا سننا سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور علم دین کی گفتگو کرنے والوں کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ صـ۱۰۱)

۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

لَا تُفَارِقُوا مَجَالِسَ الْعُلَمَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ تُرْبَةً عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَكْرَمَ مِنْ مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ۔

عالموں کی مجلسوں سے الگ نہ رہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر عالموں کی مجلسوں سے بڑھ کر کسی مٹی کو نہیں پیدا فرمایا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ صـ۲۸۳)

۶۔ غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر پانچ چیزوں کی ترغیب دے۔ دنیا کی رغبت نکال کر زہد کی ترغیب

دے، ریا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دے، غرور چھڑا کر تواضع کی ترغیب دے، کاہلی سے بچا کر وعظ و نصیحت کرنے کی ترغیب دے اور جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے (غنیۃ الطالبین مترجم صہ ۲۵۱)

۷۔ حضرت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے اور علم کی بات یاد نہ رکھ سکے اس کے لئے بھی سات خوبیاں ہیں۔ اوّل علم حاصل کرنے والوں کا ثواب پائے گا۔ دوم جب تک عالم کے پاس بیٹھا رہے گا گناہ سے بچے گا۔ سوم جب علم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے گا اس پر رحمت نازل ہوگی۔ چہارم جب علم کے حلقہ میں بیٹھے گا اور ان پر رحمت نازل ہوگی تو اس کا بھی اس میں حصہ ہوگا۔ پنجم جب تک دین کی باتیں سنے گا اس کے لئے فرمانبرداری لکھی جائے گی۔ ششم جبکہ وہ سنے گا اور نہیں سمجھے گا تو ادراک علم سے محرومی کے سبب اس کا دل تنگ ہوگا۔ تو وہ غم اس کے لئے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ کا وسیلہ بن جائے گا اس لئے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ لِاَجْلِیْ۔ یعنی میں ان لوگوں کے پاس ہوں جن کے دل میرے لئے ٹوٹنے والے ہیں (حدیث قدسی) ہفتم وہ مسلمانوں سے عالموں کی تعظیم اور فاسقوں کی توہین

دیکھے گا تو اس کا دل فسق سے نفرت کرے گا اور علم دین کی طرف مائل ہوگا۔ اسی لئے نیک لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۷)

۸۔ اور حضرت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو شخص آٹھ قسم کے آدمیوں کے پاس بیٹھے گا اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ چیزیں بڑھا دے گا۔ جو مالداروں کے پاس بیٹھے گا اس کے دل میں دنیا کی محبت و رغبت زیادہ ہوگی۔ اور جو درویشوں کے ساتھ بیٹھے گا اس کو اللہ تعالیٰ کی تقسیمِ نعمت پر شکر و رضا کی توفیق ہوگی۔ اور جو بادشاہ کے پاس بیٹھے گا اس میں سختی و تکبر زیادہ ہوگا۔ اور جو عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا اس میں شہوت و جہالت بڑھے گی۔ اور جو بچوں کے پاس بیٹھے گا اس میں ہنسی مذاق زیادہ ہوگا۔ اور جو فاسقوں کے پاس بیٹھے گا اس میں گناہوں پر جرأت بڑھے گی۔ اور جو نیکوں کے پاس بیٹھے گا اس میں فرمانبرداری کی رغبت زیادہ ہوگی۔ اور جو عالموں کے پاس بیٹھے گا اس کا علم و تقویٰ بڑھ جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۷)

تعلیم و تصنیف کی فضیلت

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ	مومن کو اس کی موت کے بعد جو
مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ	اعمال و نیکیاں پہنچتی رہتی ہیں ان
بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ	میں سے ایک علم ہے جو اس نے
وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا	حاصل کیا اور پھیلایا۔ دوسرے
صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا	وہ نیک اولاد کہ جس کو اس نے
وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا	چھوڑا۔ تیسرے قرآن مجید جس کا
بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ	وارث بنایا۔ چوتھے مسجد جس کو اس
السَّبِيْلِ اَوْ نَهْرًا	نے تعمیر کی۔ پانچویں مسافر خانہ
اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً	بنایا۔ چھٹے نہر جاری کیا اور ساتویں
اَخْرَجَهٗ مِنْ مَّالِهٖ	صدقہ جس کو اس نے اپنی صحت
فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ	و زندگی میں نکالا۔ ان سب چیزوں
تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ	کا ثواب مرنے کے بعد بھی مومن

مَوْتِہٖ ۔ کو پہنچتا ہے ۔

رواہ ابن ماجہ والبیہقی (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۶)

ان تمام چیزوں کا اور اسی طرح دینی کتابیں وراثت میں چھوڑنے، ان کو وقف کرنے اور مدرسہ وخانقاہیں بنوانے کا ثواب بھی مومن کو قبر میں ملتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا میں باقی رہیں گی ۔ ان میں تعلیم دینے کا ثواب زیادہ دنوں تک ملتا رہے گا بشرطیکہ شاگردوں کو قابل بنائے اور ان سے درس وتدریس کا سلسلہ چل پڑے ۔ اور سب سے زیادہ ثواب بہترین دینی کتابوں کی تصنیفات کا ملے گا کہ وہ پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اور قیامت تک باقی رہیں گی جن سے مسلمان اپنے ایمان وعمل کو سنوارتے رہیں گے ۔

۲ ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ	کیا تم لوگ جانتے ہو سب سے بڑا
اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوْا اَللّٰهُ	سخی کون ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ	اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے
اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا	والے ہیں ۔ فرمایا اللہ سب سے بڑا

اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُھُمْ مِّنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَمِیْرًا وَّحْدَہٗ اَوْقَالَ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً۔	جواد ہے۔ پھر انسان میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں۔ اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے کہ جس نے علم دین حاصل کیا تو اس کو پھیلایا وہ اکیلا امیر ہو کر آئے گا یا جماعت کی حیثیت سے۔
رواہ البیہقی	(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

مطلب یہ ہے کہ درس و تدریس یا تصنیف و تالیف سے جو شخص علم دین پھیلائے گا وہ قیامت کے دن بڑی شان و شوکت اور جاہ و حشمت کے ساتھ آئے گا۔

۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ۔	اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بہت برے درجہ والا وہ عالم ہوگا جس کے علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

یعنی وہ عالم جو درس و تدریس یا تصنیف و تالیف میں مشغول

نہ ہو، اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہ پہنچائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دے (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ۱۷۶) یا یہ مطلب ہے کہ علم دین حاصل کیا مگر اس پر عمل نہیں کیا تو وہ جاہل سے برا ہے کہ ایسے عالم پر عذاب جاہل سے سخت ہوگا (مرقاۃ جلد اول صـ۲۵۵) جو لوگ علم دین حاصل کرنے کے بعد کاروبار میں لگ جاتے ہیں اور اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتے وہ اس حدیث شریف سے نصیحت حاصل کریں اور وہ عالم بھی کہ جو بے عمل ہیں۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُنْتَفَعُ بِہٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔	اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اس خزانہ کی طرح ہے کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ خرچ کیا جائے۔
رواہ احمد والدارمی	(مشکوٰۃ شریف صـ۳۸)

۵۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهٗ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِہٖ	جس نے کسی شخص کو علم دین سکھایا تو اس کے لئے اس آدمی کا ثواب

لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْعَامِلِ۔ | ہے کہ جس نے اس پر عمل کیا مگر عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا

رواہ ابن ماجہ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۰)

۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

مَنْ عَلَّمَ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَوْ بَابًا مِّنْ عِلْمٍ اَنْمَى اللّٰهُ اَجْرَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ | جو شخص قرآن مجید کی کوئی آیت یا علم کا کچھ حصہ سکھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو قیامت تک بڑھائے گا۔

رواہ ابن عساکر (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۰)

۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَيْهِ۔ | عالموں کے قلم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی تو وہ خون پر غالب ہو جائے گی۔

رواہ الخطیب (کنز ج ۱۰ صفحہ ۸۰)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ | قیامت کے دن عالموں کے قلم کی روشنائی اور شہیدوں کے خون

فَيُرَجَّحُ عَلَيْهِمْ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَاءِ
رواہ الشیرازی ۔ والمرہبی عن عمران بن حصین وابن عبد البر فی العلم عن ابی الدرداء وابن الجوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم ۔

تو لے جائیں گے تو عالموں کی روشنائی شہیدوں کے خون پر بھاری ہوگی ۔
(کنز العمال ج دہم صہ ۸)

یعنی کتابوں کی تصنیف خدائے تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ فضیلت رکھتی ہے کہ اس کے لئے عالم دین جو روشنائی استعمال کرتے ہیں وہ قیامت کے دن وزن میں شہیدوں کے خون پر غالب آجائے گی ۔

۹۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے ۔

عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ عَابِدٍ ۔
رواہ فی مسند الفردوس

وہ عالم کہ جس (کی تعلیم و تصنیف) سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابد سے بہتر ہے ۔ (کنز العمال ج ۱۰ صہ ۸)

۱۰۔ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔

مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ اَفْضَلَ مِنْ

وہ علم کہ جسے (تعلیم و تصنیف سے) پھیلایا جائے اس سے افضل

عِلْمٍ يُنْشَرُ۔	لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔
رواہ الطبرانی	(کنز العمال ج ۱۰ صـ۸۹)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

مَنْ اَدّٰى اِلٰى اُمَّتِىْ	جو شخص میری امت تک کوئی دینی
حَدِيْثًا لِتُقَامَ بِهٖ سُنَّةٌ	بات پہنچائے تاکہ اس سے سنت
اَوْ تُثْلَمَ بِهٖ بِدْعَةٌ	قائم کی جائے یا اس سے بدمذہبی
فَهُوَ فِى الْجَنَّةِ۔	دور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔
رواہ ابو نعیم فی الحلیہ	(کنز العمال ج ۱۰ صـ۹۰)

بے عمل عالم

۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَلْعَالِمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِالْعِلْمِ	عالم وہ شخص ہے جو علم پر عمل
وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا۔	کرے اگرچہ علم تھوڑا ہو۔
رواہ ابو الشیخ	(کنز العمال ج ۱۰ صـ۷۶)

یعنی جو علم پر عمل نہ کرے وہ صرف نام کا عالم ہے حقیقت میں

عالم نہیں جیسا کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اِنَّ غَیْرَ الْعَامِلِیْنَ لَیْسُوْا عُلَمَاءَ۔ یقیناً جو عمل کرنے والے نہیں ہیں وہ عالم نہیں ہیں (مرقاۃ جلد اول صہ ۲۵۵)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَّمْ یَنْفَعْہُ عِلْمُہٗ۔

قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والا وہ عالم ہوگا کہ جسے اسکے علم نے فائدہ نہیں دیا۔

رواہ ابو داؤد طیالسی (کنز العمال ج ۱۰ صہ ۱۰۱)

۳۔ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِیْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَیَنْسٰی نَفْسَہٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَہٗ۔

اس عالم کی مثال جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور عمل نہیں کرتا اس چراغ کے مانند ہے جو دوسروں کو روشنی دیتا ہے اور خود کو جلاتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر (کنز العمال ج ۱۰ صہ ۱۰۷)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَۃً

قیامت کے دن بہت زیادہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَانْتَفَعَ بِهٖ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْهُ دُوْنَهٗ ۔

افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ علم حاصل کیا تو جس نے اس سے سنا فائدہ اٹھایا سوائے اس کے

رواہ ابن عساکر (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۷۹)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْعِلْمِ مَا شِئْتُمْ فَوَاللّٰهِ لَا تُؤْجَرُوْا بِجَمْعِ الْعِلْمِ حَتّٰى تَعْمَلُوْا۔

جو علم چاہو حاصل کرو مگر خدا کی قسم تم علم جمع کرنے پر ثواب نہیں دئیے جاؤ گے یہاں تک کہ عمل کرو

رواہ ابو الحسن فی امالیہ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۱)

۶۔ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَطَّلِعُوْنَ عَلٰى اُنَاسٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا اِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ

جنت کے بعض لوگ جہنم کے کچھ لوگوں سے متوجہ ہو کر کہیں گے کہ آپ لوگ جہنم میں کیوں داخل ہوئے؟ خدا کی قسم ہم آپ لوگوں سے سیکھنے ہی کے سبب جنت میں داخل ہوئے تو وہ کہیں گے کہ ہم لوگ کہتے تھے مگر عمل نہیں کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی (کنزالعمال ج۱۰ ص۱۰۸)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ۔

میں نے معراج کی رات میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب اور واعظ ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے۔

رواہ فی شرح السنۃ (مشکوٰۃ ص۴۳۸)

۸۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ

قیامت کے دن ایک شخص کو لاکر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی

فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَانُكَ لَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْكُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ ۔

متفق علیہ

آنتیں فوراً پیٹ سے نکل کر آگ میں گر پڑیں گی پھر وہ انھیں پیسے گا یعنی ان کے گرد چکر کاٹے گا جیسے پن چکی کا گدھا آٹا پیستا ہے تو دوزخی یہ دیکھکر اس کے پاس جمع ہو جائینگے اور اس سے کہیں گے اے فُلاں! تیرا کیا حال ہے یعنی یہ تو کیا کر رہا ہے؟ کیا تو ہم کو نیک کام کرنے اور برے کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا وہ کہے گا ہاں میں تم کو نیک کام کا حکم دیتا تھا اور خود اس کو نہیں کرتا تھا اور برے کام سے تم کو روکتا تھا اور خود اس کو کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ صہ ۴۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسروں کو اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا اور خود اس پر عمل نہ

کرنا عذاب کا سبب ہے لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر ونہی کی وجہ سے نہیں ہے اس لئے کہ اگر امر ونہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۵)

۹۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین خشیت الٰہی پیدا کرتا ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور وہی عالم کی افضلیت کا سبب ہے۔ لہٰذا جس شخص کا علم ایسا نہ ہو وہ جاہل کے مثل ہے بلکہ وہ جاہل ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۱)

۱۰۔ امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ خَشِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یعنی عالم صرف وہ شخص ہے جسے خدائے عزوجل کی خشیت حاصل ہو۔ (تفسیر خازن ومعالم التنزیل جلد ۵ ص ۳۰۲)

۱۱۔ امام ربیع بن انس علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا مَنْ لَّمْ یَخْشَ اللّٰہَ فَلَیْسَ بِعَالِمٍ۔ یعنی جسے خشیت الٰہی حاصل نہ ہو وہ عالم نہیں۔ (تفسیر خازن ج ۵ ص ۳۰۲)

دنیا دار اور برے علماء

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سَیَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَاءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ کَذٰلِكَ لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ کَاَنَّهٗ یَعْنِی الْخَطَایَا۔ رواہ ابن ماجہ

میری امت کے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم امیروں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ان کی دنیا حاصل کریں مگر اپنا دین ہم ان سے بچائیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوسکے گا جیسے کہ ببول کے درخت سے کانٹے ہی چنے جاتے ہیں ایسے ہی امیروں کے قرب سے کچھ نہیں حاصل ہوگا مگر (ابن صباح نے فرمایا) خطائیں ہی حاصل ہوں گی (مشکوٰۃ صہ ۳۷)

حاکموں اور امیروں کے یہاں دینی فائدہ کے لئے علماء کے جانے میں حرج نہیں لیکن نذر کی لالچ سے جانا یا ان سے قرب حاصل کرنا پکی دنیا داری ہے اور دین کے لئے زہر قاتل ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا	اگر علماء علم کی حفاظت کرتے اور
الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ	علم کو اس کے اہل ہی پر پیش کرتے
لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهٖ	تو اس کی برکت سے اپنے زمانہ والو
وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ	کے سردار ہو جاتے لیکن انھوں
الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ	نے اپنا علم دنیا والوں کیلئے استعمال
مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا	کیا تاکہ اس سے ان کی دنیا حاصل
عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ	کریں تو وہ لوگ دنیا والوں کے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے
يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ	تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا	کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تمام
هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ	غموں کو بنا لے ایک غم اپنی آخرت
هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ	کا غم۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے

بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ
رواہ ابن ماجۃ

غموں کو کافی ہوگا۔ اور جس کے غم متفرق ہوں دنیا کی پریشانیاں تو اللہ کو اس کی پروا نہیں کہ وہ دنیا کے کس جنگل میں ہلاک ہوا۔
(مشکوٰۃ صہ ۳۷)

اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر علماء اپنے علم کی عزت کریں، اسے ذلیل ہونے سے بچائیں اور دنیا حاصل کرنے کی لالچ میں اسے رسوا نہ کریں تو وہ اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں گے۔ اور جسے صرف آخرت کا غم ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے اور جسے دنیا کے غم ہوں خدائے تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔

۳۔ حضرت اعمش سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ۔
رواہ الدارمی

علم کی آفت اسے بھول جانا ہے۔ اور علم کو ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اسے نااہل اور نالائق کو سکھائے۔
(مشکوٰۃ صہ ۳۷)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں دراصل اس بات پر تنبیہ ہے کہ ان باتوں کے اختیار کرنے سے بچنا چاہیئے جو علم کے بھول جانے کا سبب بنتے ہیں یعنی گناہوں کا ارتکاب ، نفس و خواہشات دنیا کی مصروفیات اور اس کے لئے دوڑ دھوپ ۔ جیسا کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ

میں نے حضرت وکیع سے کمزور حافظے کی شکایت کی

فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

تو انھوں نے مجھے گناہ ترک کرنے کی وصیت کی

فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنْ اِلٰہٍ

اس لئے کہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصٍ

اور اللہ تعالیٰ کا فضل گنہگار کو نہیں دیا جاتا

(اشعۃ اللمعات ج اول ص ۱۷۵)

حضرت سفیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا کہ اہل علم کون لوگ ہیں ؟ انھوں نے فرمایا ۔

اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ۔

رواہ الدارمی

وہ لوگ جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا تو کس چیز نے علماء کے دلوں سے علم کو نکال دیا؟ فرمایا لالچ نے۔

(مشکوٰۃ شریف صـ۳۷)

علم نکل جانے کا مطلب ہے اس کا نور اور اس کی ہیبت و برکت کا نکل جانا۔ یہی وجہ ہے کہ لالچی عالم حق گوئی نہیں کرتا جیسا کہ دیکھا جا رہا ہے۔ مشہور مقولہ ہے اَلطَّمَعُ یُصِیْرُ الْاَسَدَ ذُبَابًا۔ یعنی لالچ شیر کو مکھی بنا دیتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں حضرت شیخ ابو العباس مرسی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ جب میں اپنے کام کے ابتدائی زمانہ میں اسکندریہ پہنچا تو وہاں ایک شخص سے میری جان پہچان تھی میں نے اس سے آدھے درہم میں ایک چیز خریدی۔ چونکہ آدھا درہم ایک معمولی چیز تھی اس لئے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید آدھا درہم وہ مجھ سے وصول نہ کرے تو غیب سے آواز آئی اَلسَّلَامَۃُ فِی الدِّیْنِ بِتَرْکِ الطَّمَعِ فِی الْمَخْلُوْقِیْنَ۔ یعنی دین کی سلامتی مخلوق سے

لالچ کے چھوڑ دینے میں ہے (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۷۵)

۵۔ حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔	آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سب سے برے علمائے سوء ہیں اور اچھوں میں سب سے اچھے علمائے حق
رواہ الدارمی	ہیں (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۷)

اس لئے کہ عالم لوگوں کے مقتدا ہوتے ہیں ان کی اچھائی سے بہت لوگ اچھے بن جاتے ہیں اور ان کی برائی و بد مذہبی سے بہتیرے برے اور بد مذہب ہو جاتے ہیں۔

۶۔ حضرت زیاد بن حُدیر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اسلام کو کیا چیز ڈھادے گی؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے فرمایا۔

يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ	عالم کا گناہ، قرآن میں منافق کا جھگڑنا اور گمراہ گر سرداروں کی حکومت اسلام کو ڈھادے گی۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ صفحہ ۳۷)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْہُ جَھَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّدْخُلُھَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ۔

غم کے کنواں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟ فرمایا وہ دوزخ کی ایسی گھاٹی ہے کہ جس سے خود دوزخ چار سو مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ فرمایا اپنے اعمال کو دکھانے والے قاری۔

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۴۵)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں جو قاری ہوتے تھے وہ عالم بھی ہوتے تھے۔ لہٰذا حدیث شریف کا یہ مطلب ہوا کہ وہ عالم و قاری جو ریاکار ہیں اپنے اعمال لوگوں کو دکھاتے ہیں وہ جہنم کی بدترین گھاٹی میں عذاب دئے جائیں گے

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰی عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مِّنْ تَحْتِ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔	عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انھیں سے فتنہ اٹھے گا اور انھیں میں لوٹ جائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وہ نام نہاد علماء کہ جنھوں نے اپنی تصنیفات حفظ الایمان، براہین قاطعہ اور تحذیر الناس وغیرہ میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہینیں لکھیں اور ان کی ذات سے مسلمانوں میں فتنہ اٹھا وہ آسمان کے نیچے بدترین

مخلوق ہوئے۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ	آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب
دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ	دینے والوں اور جھوٹ بولنے
یَاتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ	والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے
بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا	ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم
اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ	نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ
فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ	دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو
لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا	اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو
یَفْتِنُوْنَکُمْ۔	تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ
رواہ مسلم	فتنہ میں ڈالیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری و فریب سے علماء، مشائخ اور صلحاء بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیرخواہ اور مصلح ظاہر کرے گی تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول صـ ۱۳۳) اس گروہ کی پہچان یہ ہے کہ ان کے عقیدے سواد اعظم اہلسنت وجماعت کے خلاف ہوں۔

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَيْلٌ لِاُمَّتِيْ مِنْ عُلَمَاءِ السُّوْءِ۔ رواہ الحاکم فی المستدرک

خرابی ہے میری امت کے برے علماء کے لئے۔

(کنز العمال ج ۱۰ صـ ۱۱۲)

۱۱۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ وَ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ ثُمَّ اَتٰى بَابَ السُّلْطَانِ تَمَلُّقًا اِلَيْهِ وَطَمَعًا لِمَا فِيْ يَدَيْهِ خَاضَ بِقَدْرِ خُطَاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

رواہ ابو الشیخ

جب کسی شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں تفقہ حاصل کیا پھر وہ بادشاہ کے دروازہ پر اس کی چاپلوسی کے لئے اور اس کے مال کی لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گھسا۔

(کنز العمال ج ۱۰ صـ ۱۱۲)

جو عالم سیٹھوں کے پاس چاپلوسی کے لئے ان کے مال کی

لالچ میں جاتے ہیں وہ بھی اس وعید میں داخل ہیں۔

۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ اَبْغَضَ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ الْعَالِمُ یَزُوْرُ الْعُمَّالَ۔ رواہ ابن لال

مخلوق میں سب سے زیادہ نفرت اللہ تعالیٰ کو اس عالم سے ہے جو حاکموں اور رئیسوں سے ملاقات کرے (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۸)

بزرگوں نے کہا ہے بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلیٰ بَابِ الْاَمِیْرِ وَنِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلیٰ بَابِ الْفَقِیْرِ۔ یعنی کیا ہی برا ہے وہ فقیر جو امیر کے دروازہ پر ہے۔ اور کیا ہی اچھا ہے وہ امیر جو فقیر کے دروازہ پر ہے۔

۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَیْلٌ لِاُمَّتِیْ مِنْ عُلَمَاءِ السُّوْءِ یَتَّخِذُوْنَ ھٰذَا الْعِلْمَ تِجَارَۃً یَبِیْعُوْنَھَا مِنْ اُمَرَاءِ زَمَانِھِمْ رِبْحًا

خرابی ہے میری امت کے علمائے سوء کے لئے جو اس علم دین کو تجارت بنائیں گے اس کو اپنے زمانہ کے امیروں سے اپنی ذات کے نفع کے لئے بیچیں گے۔

لِاَنْفُسِهِمْ لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَهُمْ۔

اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں نفع نہ دے۔

(رواہ الحاکم ۔ کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۷)

۱۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ کَانَ مِنَ الْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا۔ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

جو لوگ دین سے دنیا طلب کریں وہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کے ہیں جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہو گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۴ ص ۵۳۶)

نوٹ۔ الاخسرین سے آخر تک نظم قرآن پ ۱۶ ع ۳ سے ہے۔

علم چھپانے والے علماء

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی و رواہ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(جس شخص سے علم کی وہ بات پوچھی گئی کہ جسے وہ جانتا ہے پھر وہ اسے چھپائے یعنی نہ بتائے تو قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام لگادی جائیگی

(مشکوٰۃ شریف صـ۳۴)

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

كَاتِمُ الْعِلْمِ يَلْعَنُهٗ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوْتُ فِي الْبَحْرِ وَالطَّيْرُ فِي السَّمَاءِ رواہ ابن الجوزی فی العلل

علم چھپانے والے پر ہر چیز لعنت کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلی پانی میں اور چڑیا ہوا میں۔

(کنز العمال ج ۱۰ صـ۱۰۹)

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ عِلْمًا فَکَتَمَہٗ اَلْجَمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔

رواہ الطبرانی

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور وہ اس کو چھپائے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائے گا۔ (کنز ج ۱۰ ص ۱۰۹)

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ عِلْمٌ فَلْیُظْہِرْہُ فَاِنَّ کَاتِمَ الْعِلْمِ یَوْمَئِذٍ کَکَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

رواہ ابن عدی فی الکامل

جس شخص کے پاس علم ہو تو وہ اس کو ظاہر کرے اس لئے کہ علم چھپانے والا قیامت کے روز محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر نازل شدہ چیز کو چھپانے والے کی طرح ہوگا۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۵)

۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذَا ظَہَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَلَمْ یُظْہِرِ الْعَالِمُ عِلْمَہٗ فَعَلَیْہِ

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بدعتیں پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔	اور اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت رہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ اس کی نفل (صواعق محرقہ ص۲ الملفوظ ح ۴ ص۲)

جو عالم کہ حکم شرع جانتے ہوئے پوچھنے والے کو کسی مصلحت سے مسئلہ نہیں بتاتے حالانکہ سائل کو اس کی حاجت ہوتی ہے۔ یا موجودہ زمانہ میں جبکہ بددینی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے مگر وہ کسی مفاد کے پیش نظر بدینوں کے خلاف اپنا علم ظاہر نہیں کرتے اور خاموش رہتے ہیں وہ عالم ان حدیثوں سے نصیحت حاصل کریں

۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے اپنے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اس وقت ایک اعرابی نے آپ سے کچھ دریافت کیا تو فرمایا۔

لَيْسَ هٰذِهٖ سَاعَةُ	فتویٰ کا وقت یہ نہیں ہے۔

فتویٰ۔ رواہ ابن السنی (کنز العمال جلد دہم ص۱۴۲)

عالم کی توہین

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

مَنْ اَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ اَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ اَهَانَ الْعِلْمَ فَقَدْ اَهَانَ النَّبِیَّ وَمَنْ اَهَانَ النَّبِیَّ فَقَدْ اَهَانَ جِبْرِیْلَ وَمَنْ اَهَانَ جِبْرِیْلَ فَقَدْ اَهَانَ اللّٰهَ وَمَنْ اَهَانَ اللّٰهَ اَهَانَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

جس نے عالم کی توہین کی تحقیق اس نے علم دین کی توہین کی، اور جس نے علم دین کی توہین کی تحقیق اس نے نبی کی توہین کی، اور جس نے نبی کی توہین کی یقیناً اس نے جبریل کی توہین کی، اور جس نے جبریل کی توہین کی تحقیق اس نے اللہ کی توہین کی، اور جس نے اللہ کی توہین کی قیامت کے دن اللہ اس کو ذلیل و رسوا کریگا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَلْعَالِمُ سُلْطَانُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ وَقَعَ فِیْہِ فَقَدْ ھَلَکَ۔	عالم زمین میں اللہ کی دلیل وحجت ہیں تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہوگیا۔
رواہ فی مسند الفردوس	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔	علماء کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلا ہوا منافق۔
رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ	(فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۱۴۰)

۴۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّہٗ۔	جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔
رواہ احمد والحاکم	(فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰)

۵۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْعَالِمِ	جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے

اَهْلَكَ دِيْنَهٗ۔ اپنے دین کو ہلاک کیا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۳)

۶۔ اعلیٰ حضرت پیشوائے اہلسنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے بلا وجہ بغض رکھنے میں بھی خوفِ کفر ہے اگرچہ اہانت نہ کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۷۵)

۷۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے۔ اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے۔ اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے خلاصہ میں ہے مَنْ اَبْغَضَ عَالِمًا مِّنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيْفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ۔ منح الروض الازہر میں ہے اَلظَّاهِرُ اَنَّهٗ يَكْفُرُ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰)

۸۔ اور تنویر الابصار و در مختار کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِيْنَ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ فَالرَّافِعُ هُوَ اللّٰهُ فَمَنْ يَّضَعُهٗ يَضَعُهُ اللّٰهُ فِي جَهَنَّمَ۔

وہ عالموں کے درجے کو بلند فرمائے گا (پ ۲۸ ع ۲) تو عالم کو بلند کرنے والا اللہ ہے۔ تو جو شخص اس کو گرائے گا اللہ اس کو دوزخ میں گرائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ صفحہ ۵۹)

۹۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ مجمع الانہر میں ہے۔

مَنْ قَالَ لِعَالِمٍ عُوَيْلِمٌ اِسْتِخْفَافًا فَقَدْ كَفَرَ۔

جو شخص کسی عالم کو مولویا اس کی تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۳۹۵)

۱۰۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی خطا گیری اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کش ہونا اور استفادہ ومسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۳۹)

۱۱۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۳۱)

جاہل مفتی

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ۔ جو بے علم فتویٰ دے اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔

رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ بے علم کے فتویٰ دینے سے پوچھنے والا گنہگار اس لئے ہوگا کہ وہی اس کے فتویٰ دینے کا سبب بنا۔ حدیث شریف کا یہ معنیٰ اس صورت میں ہوگا جبکہ اَفْتٰی صیغۂ معروف کے ساتھ ہو۔ اور اگر بصیغۂ مجہول ہو یعنی اُفْتِیَ تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جسے بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا کہ جس نے فتویٰ دیا اور یہ معنیٰ زیادہ ظاہر ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۱۶۸)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

دوسری صورت اظہر واضح ہے یعنی جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا تو عالم نے غلط جواب دیا اور جاہل نے اس پر عمل کیا اور مسئلہ کا غلط ہونا نہیں جانا تو اس کا گناہ مسئلہ بتانے والے پر ہوگا بشرطیکہ اس نے اپنی سمجھ سے بتایا ہو (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صہ ۲۴۶)

۲۔ حضرت عبید اللہ بن ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے۔

اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا اَجْرَأُكُمْ عَلَى النَّارِ۔	جو شخص تم میں فتویٰ پر زیادہ دلیر ہے وہ جہنم پر زیادہ دلیر ہے۔
رواہ الدارمی	(کنز العمال ج ۱۰ صہ ۱۰۶)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ اَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔	جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا آسمان وزمین کے فرشتوں نے اس پر لعنت کی۔
رواہ ابن عساکر	(کنز العمال ج ۱۰ صہ ۱۱۱)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ رُؤُسًا جُهَّالًا	آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو سردار اور جاہل ہونگے

يُفْتُوْنَ النَّاسَ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ۔	وہ لوگوں کو فتویٰ دیں گے خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ (کنز ج۱۰ صہ ۱۱۹)
رواہ ابونعیم والدیلمی	

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ۔ (بخاری مسلم)	اے لوگو! جو شخص کچھ جانتا ہو تو بیان کردے اور جو نہ جانتے تو کہدے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس لئے کہ یہ بات علم ہی سے ہے کہ جسے تم نہ جانو تو کہدو کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۷)

یعنی عالم کو اپنی لاعلمی ظاہر کرنے میں شرم نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کی جہالت اس کے علم سے بہت زیادہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا یعنی تم لوگ تھوڑا ہی علم دئے گئے ہو (پ ۱۵ ع ۱۰) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جبکہ منبر پر رونق افروز تھے تو آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ وہ گستاخ بولا کہ جب آپ نہیں جانتے تو منبر پر کیوں چڑھ گئے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے علم

کے لحاظ سے پڑھا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے پڑھتا تو آسمان پر پہنچ جاتا۔ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چالیس مسئلے پوچھے گئے جن میں سے آپ نے صرف چار کے جوابات دئے اور چھتیس مسئلوں کے بارے میں فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۲۵۷) اور حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پوچھنے والے نے کہا کہ آپ بیت المال سے اتنا اتنا روپیہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا میں اپنے علم کے لحاظ سے روپیہ لیتا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے لیتا تو بیت المال کا کل روپیہ لے لیتا (شرح فقہ اکبر صفحہ ۵۱)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا جبتک کہ مدتہا طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ ۲۳۱) اور تحریر فرماتے ہیں کہ آج کل درسی کتابیں پڑھنے سے پڑھانے سے آدمی فقہ کے دروازے میں داخل نہیں ہوتا نہ کہ واعظ جسے سوائے طلاقت لسان کوئی لیاقت بہاں درکار نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۶۵)

مگر آج کل عام طور پر ہر وہ شخص کہ جسے کسی مدرسہ سے عالم و فاضل کی سند مل جاتی ہے چاہے وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو اپنے کو فتویٰ دینے کا اہل سمجھتا ہے اور حلال و حرام کی پروا کئے بغیر جو کچھ سمجھ میں آتا ہے بے دھڑک بتا دیتا ہے اسی طرح بہت سے جاہل مقرر جو تقریری کتابوں کے علاوہ بہار شریعت کو بھی کبھی ہاتھ نہیں لگاتے مگر چرب زبانی کے سبب عوام انھیں سب سے بڑا علامہ سمجھتے ہیں جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے تو وہ اپنی بڑائی کا بھرم قائم رکھنے کے لئے اپنی طبیعت سے مسئلہ گڑھ کر بتا دیتے ہیں۔ نہ اللہ و رسول سے خوف کرتے ہیں اور نہ اپنی عاقبت کے برباد ہونے سے ڈرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

۶۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آدمی چار طرح کے ہوتے ہیں۔ اوّل وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ عالم دین ہے اس کی پیروی کرو۔ دوم وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ سویا ہوا ہے اسے بیدار کرو۔ سوم وہ کہ نہیں جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو اس کو ہدایت کی ضرورت

ہے اسے ہدایت کرو۔ چہارم وہ کہ نہیں جانتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو وہ شیطان ہے اس سے دور رہو (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۷۸)۔

متفرقات

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكَ رواه البزار والطبرانی فی الاوسط

عالم دین بنو یا طالب علم بنو یا عالم دین کی بات سننے والا بنو یا اس سے محبت کرنے والا بنو اور پانچواں مت بنو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۲)

۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلنَّاسُ رَجُلَانِ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا سِوَاهُمَا۔

آدمی دو ہیں۔ عالم دین اور طالب علم۔ اور ان دونوں کے علاوہ میں بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر (کنز العمال ج ۱۰ صـ۸)

اس حدیث شریف میں صرف دو کا ذکر ہے تو مستمع اور محب متعلم میں داخل ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول صـ۲۸۲)

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَیْسَ مِنَّا اِلَّا عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔ — ہمارے راستہ پر صرف عالم دین ہیں یا طالب علم۔

رواہ ابن النجار والدیلمی (کنز العمال ج ۱۰ صـ۹۶)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ اَھْلِ الْعِلْمِ۔ — تمہارے بڑے علماء کے ساتھ برکت ہے۔

رواہ الرافعی (کنز العمال ج ۱۰ صـ۹۹)

۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

صِنْفَانِ مِنَ النَّاسِ اِذَا صَلُحَا صَلُحَ النَّاسُ وَاِذَا فَسَدَا فَسَدَ — دو طرح کے آدمی جب درست ہوں گے لوگ درست ہوں گے اور جب وہ دونوں بگڑیں گے

اَلنَّاسُ اَلْعُلَمَاءُ وَالْاُمَرَاءُ۔ تو لوگ بگڑیں گے۔ ایک علماء، دوسرے امراء اور حکام۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۱۱)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

حِفْظُ الْغُلَامِ کَالْوَسْمِ عَلَى الْحَجَرِ وَحِفْظُ الرَّجُلِ بَعْدَ مَا يَكْبُرُ كَالْكِتَابَةِ عَلَى الْمَاءِ

چھوٹے بچے کا یاد کرنا ایسا ہے جیسے پتھر کا نقش اور بڑا ہونے کے بعد یاد کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر لکھنا۔

رواہ ابو نعیم (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۱۴۰)

۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ اچھا سوال آدھا علم ہے۔

رواہ ابن السنی (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۱۴۰)

۸۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَنْبَغِيْ لِلْعَالِمِ اَنْ يَكُوْنَ قَلِيْلَ الضِّحْكِ كَثِيْرَ الْبُكَاءِ

عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ کم ہنسنے والا زیادہ رونے والا رہے۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۱۴۳)

۹۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ۔	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معموں سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ ص۳۵)

معمہ اور پہیلی سے اگر اپنے نفس کی برتری کا اظہار اور دوسرے کو رسوا کرنا مقصود ہو یا وہ فتنہ اور عداوت و اذیت کا سبب ہو تو ناجائز و حرام ہے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ اگر بدلے کے طور پر ہو تو جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا کے مطابق جائز ہے (اشعۃ اللمعات ج ا ص۱۶۸) اسی طرح اگر طلبہ کے ذہن میں تیزی پیدا کرنا مقصود ہو تو حرج نہیں جیسے کہ صاحب بحر الرائق علامہ ابن نجیم مصری نے الاشباہ والنظائر میں بہت سی فقہی پہیلیوں کو تحریر فرمایا۔

۱۰۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَفَقَّہَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ	جس نے تفقہ حاصل کیا اور صوفیوں کی عادت نہیں اختیار کیا تو وہ درستگی کے راستہ سے ہٹ گیا۔ اور جو صوفی بنا مگر تفقہ

وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ ۔	نہیں حاصل کیا تو وہ زندیق ہوگیا اور جس نے دونوں باتیں جمع کیں تو وہ صحیح راستہ پر ہوا ۔

(مرقاۃ ج ۱ ص ۲۵۶)

۱۱۔ حضرت علامہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا ایک باغ ہے جسے پانچ چیزوں سے سجایا گیا ہے عالموں کے علم سے، حاکموں کے انصاف سے، عبادت گذاروں کی عبادت سے، تاجروں کی امانت سے اور اہل پیشہ کی نصیحت سے تو ابلیس نے پانچ قسم کا جھنڈا الاکران چیزوں کی بغل میں گاڑ دیا۔ علم کے پہلو میں حسد کا جھنڈا، انصاف کے بازو میں ظلم کا جھنڈا، عبادت کی بغل میں ریاکاری کا جھنڈا، امانت کے پہلو میں خیانت کا جھنڈا اور اہلِ پیشہ کے بازو میں کھوٹ کا جھنڈا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۰۶)

علم کی بغل میں حسد کا جھنڈا ابلیس کے گاڑنے ہی کا اثر ہے کہ عالموں میں حسد بہت زیادہ پایا جاتا ہے یہاں تک کہ استاد شاگرد سے اور شاگرد اُستاد سے حسد کرنے لگتا ہے بلکہ یہاں تک کہ بعض عالم جو اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرتے ہیں

کہ ہم تقویٰ کی سب سے بلند چوٹی پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ابلیس کے حسدی جھنڈا کے نیچے آکر بری طرح حسد کرنے لگتے ہیں اور دین متین کی صحیح خدمت کرنے والے عالموں کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچاتے ہیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل علماء کو خصوصًا اور تمام مسلمانوں کو عمومًا شیطان کے حسدی جھنڈا سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم الامین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی

۲۲ر شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

۱۰ر مارچ ۱۹۹۱ء

فہرس مطبوعات مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان	مصنف / مؤلف	صفحات	سن اشاعت
۱۔	امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ اختر شاہجہان پوری	۸۰ صفحات	ستمبر ۱۹۸۵ء
۲۔	حی علی الصلوٰۃ	خلیل احمد رانا	۴۸	جنوری ۱۹۸۷ء
۳۔	آہ! مرکزی مجلس رضا	محمد رفیق چشتی	۸	مارچ ۱۹۸۷ء
۴۔	قربانی کے ضروری مسائل		۸	بر عید بقریہ
۵۔	رہبر و رہنما	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۱۶	اکتوبر ۱۹۸۷ء
۶۔	میلاد النبی	خادم رضا	۱۶	نومبر ۱۹۸۷ء
۷۔	نماز کے ضروری مسائل	مفتی رکن الدین الوری نقشبندی	۱۲۰	دسمبر ۱۹۸۷ء
۸۔	گیارہویں شریف	مولانا محمد حنیف اختر خانیوال	۱۶	جنوری ۱۹۸۸ء
۹۔	حی علی الصلوٰۃ	(دوگنی ضخامت کے ساتھ)	۸۰	جنوری ۱۹۸۸ء
۱۰۔	والدین پر اولاد کے حقوق	امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ	۱۶	فروری ۱۹۸۸ء
۱۱۔	خصائص کنز الایمان	علامہ اختر شاہجہان پوری	۶۴	مارچ ۱۹۸۸ء
۱۲۔	حقانیت اسلام	" " "	۵۶	اپریل ۱۹۸۸ء
۱۳۔	فضیلت کی راتیں	قاسم میمن	۲۴	مئی ۱۹۸۸ء
۱۴۔	فضائل درود و سلام	مولانا محمد سعید شبلی	۸۰	جون ۱۹۸۸ء
۱۵۔	سیرۃ امام احمد رضا	علامہ اختر شاہجہان پوری	۶۴	جولائی ۱۹۸۸ء
۱۶۔	شیر و شکر	پیر غلام دستگیر نامی	۵۰	اگست ۱۹۸۸ء
۱۷۔	سوانح سراج الامہ حضرت امام اعظم	محبوب الٰہی رضوی	۶۴	ستمبر ۱۹۸۸ء
۱۸۔	جشن بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸	نومبر ۱۹۸۸ء
۱۹۔	اسلامی عورت	ابو الفیض سید قلندر علی سہروردی	۸۰	جنوری ۱۹۸۹ء
۲۰	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸	مارچ ۱۹۸۹ء

فہرست مطبوعات مرکزی مجلسِ امامِ اعظم، لاہور (رجسٹرڈ)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ضخامت	سالِ اشاعت
۲۱	جشنِ بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸ صفحات	۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء
۲۲	بہارِ عقیدت	مولانا اختر الحامدی الرضوی	۱۶ "	۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء
۲۳	نقاب پوش درویش	سرفراز خاں	۳۲ "	" "
۲۴	قادیانی مرتد	امام احمد رضا خاں بریلوی	۲۴ "	" "
۲۵	توہینِ رسالت کی سزا قتل	صوفی نواب الدین گولڑوی	۲۸ "	۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء
۲۶	امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۳۲ "	" "
۲۷	دارالعلوم دیوبند کے سو سال	مختار جاوید	۴۸ "	" "
۲۸	فیصلہ چہار مسئلہ	مولانا محمد حنیف اختر	۷۲ "	" "
۲۹	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۵۶ "	" "
۳۰	ارکانِ دین	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی	۴۸ "	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء
۳۱	سراج الفقہاء	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۲۴ "	" "
۳۲	حضور کی تاریخ پیدائش	سید محمد سلطان شاہ	۳۲ "	" "
۳۳	گویا دبستان کھل گیا	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸ "	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
۳۴	حکومت یزید پلید	علامہ مفتی شریف الحق امجدی	۷۲ "	" "
۳۵	پیغمبرِ خدا قانون ساز بھی تھے	" "	۴۰ "	" "
۳۶	اثباتِ ایصالِ ثواب	" "	۸۰ "	" "
۳۷	غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں	امام احمد رضا خاں بریلوی	۵۶ "	" "
۳۸	خاکِ حجاز کے نگہبان	صلاح الدین محمود	۲۰ "	" "
۳۹	فضائلِ عائشہ صدیقہ	علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی	۱۶ "	" "
۴۰	میلادِ مصطفیٰ	راجہ رشید محمود وغیرہ	۶۴ "	" "

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو
- ایک قرآن کریم پڑھ کر سویا کرو
- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو
- دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو
- ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ امر میرے لئے کیسے ممکن ہے؟ یہ تو بہت مشکل کام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ——————

- چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو کیونکہ اس کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر لکھا جائے گا۔
- تین مرتبہ سورۃ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَاللہ پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔
- تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔
- دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ہے۔
- چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو روزانہ میں یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

مرکزی مجلس امام اعظم لاہور

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو
- ایک قرآنِ کریم پڑھ کر سویا کرو
- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو
- دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو
- ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ امر میرے لئے کیسے ممکن ہے؟ یہ تو بہت مشکل کام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ـــــــــــ

- چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو کیونکہ اس کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر لکھا جائے گا۔
- تین مرتبہ سورۃ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَاللہ پڑھ کر سویا کرو کہ اِس کا ثواب ایک قرآنِ کریم کے برابر ہے۔
- تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔
- دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صُلح کرانے کے برابر ہے۔
- چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو روزانہ میں یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

مرکزی مجلس امام اعظم لاہور